مقامِ رسول
مؤلف
حضرت علامہ مفتی ابو الحسن محمد منظور احمد فیضی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔کراچی پاکستان

مؤلف

حضرت علامہ مفتی ابو الحسن محمد منظور احمد فیضی

مہتمم جامعہ فیضیہ رضویہ فیض الاسلام احمد پور شرقیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی پاکستان

نام کتاب	مقام رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصنف	حضرت علامہ مفتی ابوالحسن محمد منظور احمد فیضی
تاریخ اشاعت	اپریل 2007ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z 444
قیمت	-/375 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتادربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

فہرست کتاب

فصل دوم

فصل سوم

باب چہارم

باب سوم

نبی کی ادنیٰ توہین کفر ہے، بے ادب کافر ہے، مستحق قتل ہے، اس میں تین فصلیں ہیں۔ فصل اوّل آیات قرآنیہ۔ فصل دوم احادیث نبویہ۔ فصل سوم اقوال ائمہ۔

فصل اوّل

آیات قرآنیہ سے اس بات کا ثبوت کہ گستاخ و بے ادب و شاتم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کافر ہے اسے قتل کرو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے:۔

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ(1) ۝ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ(2) اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝ (توبہ)

”اور ان میں کوئی وہ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے (نبی) کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں (یعنی کان کے کچے ہیں ان سے جو کہہ دیا جائے سن کر مان لیتے ہیں) تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی باتوں پر یقین کرتے ہیں اور جو تم میں مسلمان ہیں اُن کے واسطے رحمت ہیں اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ تمہیں راضی کر لیں اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا کہ اُسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے کیا انہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اُس میں رہے گا۔ یہی بڑی رسوائی ہے“۔

ان آیات کے خط کشیدہ الفاظ سے درج ذیل مسائل ثابت ہوئے:۔

1۔ (عذاب الیم) فی الدارین (احق ان یرضوہ) انما وحد الضمیر لانہ لا تفاوت بین رضا اللہ ورضا رسول اللہ فکان فی حکم شیء واحد، مدارک جلد ۲ صفحہ ۲۳۸ تفسیر مظہری، جلد ۴ صفحہ ۲۵۵، ۱۲ منہ

2۔ (یُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ) ای یحارب اللہ ورسولہ یعاند اللہ ورسولہ۔ تفسیر خازن جلد ۲ صفحہ ۲۳۸۔ ۱۲ منہ

۱۔ نبی کا موذی منہم میں داخل یعنی پکا منافق و کافر ہے۔

۲۔ جب کان کے کچے کہنے میں توہین و ایذاء نبی ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے شیطان کا علم بڑھانا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم پاک کو بچوں، پاگلوں، جانوروں کے علم کی طرح بتانا کتنی سخت ایذا و بے ادبی ہے (جیسا کہ گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی نے اس کا ارتکاب کیا)

۳۔ رسول اللہ کے موذی اور بے ادب کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۴۔ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو راضی کرے اور جو حضور کو راضی نہ کرے بلکہ سب و شتم اور بے ادبی کر کے ناراض کرے وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔ پکا کافر ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے مخالفت و دشمنی کرنا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کی آگ میں جلنا ہے۔

☆ مفسر قرآن علامہ ابو سعود حنفی فرماتے ہیں:۔

(رسول الله) وایراده علیه الصلوٰة والسلام بعنوان الرسالة مضافا الی الاسم الجلیل لغایة التعظیم والتنبیه علی ان اذیته راجعة الی جنابه عزوجل موجبة لکمال السخط والغضب

(تفسیر ابی سعود جلد ۴ صفحہ ۶۷۲)

''یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عنوان رسالت سے اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف مضاف کر کے وارد کرنا انتہائی تعظیم کے لئے ہے اور اس بات پر تنبیہ کرنے کے لئے ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اذیت اللہ کی طرف راجع ہے جو سخت ناراضگی اور غضب خداوندی کا موجب ہے۔''

نیز ان آیات قرآنیہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا (توہین کرنا۔ گستاخی کرنا، بے ادبی کرنا، سب و شتم کرنا) اللہ اور اس کے رسول سے محادۃ (مخالفت۔ دشمنی۔ جنگ۔ عناد) ہے کیونکہ ذکر ایذاء نے محادۃ کے ذکر کا تقاضا کیا تو واجب ہوا کہ ایذاء رسول، اللہ و رسول کی محادۃ میں داخل ہو ورنہ کلام میں ربط نہ ہوگا کیونکہ یہ کہنا ممکن ہوگا کہ رسول اللہ کا موذی۔ اللہ و رسول کا دشمن نہیں اور ہمارے مولا کریم کے اس کلام پاک سے ثابت ہوا کہ حضور کو ایذا دینا اور حضور سے دشمنی کفر ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ موذی رسول اور دشمن رسول ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہے گا اور اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ (هی جزاؤه) کہ جہنم اس کی جزا ہے حالانکہ دونوں کلاموں میں فرق ہے۔ بلکہ محادۃ، یہ دشمنی اور یکطرفی ہے تو محادۃ میں کفر بھی ہے اور جنگ بھی ہے تو محادۃ کفر محض

سے زیادہ غلیظ و بری چیز ہے۔اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ کا موذی کافر ہے۔اللہ ورسول کا دشمن ہے اور اللہ ورسول سے جنگ کرنے والا ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب کرتا تھا تو آپ نے فرمایا:۔

من یکفینی عدوّی (الصارم لابن تیمیہ صفحہ ۲۷)

"میرے دشمن کو کون میری طرف سے کفایت کرتا ہے۔"

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بے ادب اور حضور کو سب وشتم کرنے والا حضور کا دشمن ہے اور اس کو قتل کرنا حلال ہے۔

۴۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِی الْاَذَلِّیْنَ (مجادلہ)

"بے شک وہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت (اور اُن سے دشمنی) کرتے ہیں، وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔"

اگر محادّ رسول، مخالف رسول، دشمن رسول، مومن محفوظ ومعصوم الدم ہوتا تو سب سے زیادہ ذلیلوں میں نہ ہوتا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ (المنافقون:۲۰)

"اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے۔"

تو ثابت ہوا کہ دشمن (وساب) رسول کافر ہے۔

۵۔نیز اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ (المجادلہ)

"بے شک وہ جو مخالفت (دشمنی) کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی، ذلیل کیے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی اور بے شک ہم نے روشن آیتیں اتاریں اور کافروں کے لئے خواری کا عذاب ہے۔"

اور مومن ہرگز ایسا ذلیل نہیں کیا جاتا جیسا کہ رسولوں کے جھٹلانے والے ذلیل کئے گئے۔تو ثابت ہوا کہ محادّ (دشمن وموذی رسول) مومن ہی نہیں نیز اسی آیت کا اخیری جملہ وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ بھی اسی طرف مشیر ہے کہ محادّ رسول کافر ہے۔

٦۔ نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد مقدس ہے:۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ (المجادلہ:۲۲)

''تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ اور روز قیامت پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت (دشمنی) کی اگرچہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔''

جب دشمن و موذی رسول سے دوستی کرنے والا مومن نہیں تو خود دشمن و موذی رسول کیسے مومن ہو گا اس آیت کا شان نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ ابو قحافہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالی دی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ یا یہ کہ ابن ابی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تنقیص و بے ادبی کی تو اس کے بیٹے نے والد کو قتل کرنے کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت مانگی تو ثابت ہوا کہ موذی، دشمن رسول کافر ہے۔ اس کا خون بہانا، اسے قتل کرنا حلال ہے۔

٧۔ اللہ تعالیٰ کا مقدس فرمان ہے:۔

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِى الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۞ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۞ (الحشر)

''اور اگر نہ ہوتا کہ اللہ نے ان پر گھر سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو دنیا ہی میں اُن پر عذاب فرماتا اور ان کے لئے آخرت میں آگ کا عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ وہ اللہ کے اور اس کے رسول کے مخالف رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول(1) کے مخالف رہے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں مخالفت اللہ اور مخالفت رسول کو دنیا میں ان کے مستحق عذاب ہونے اور آخرت میں عذاب دوزخ کا سبب بتایا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینے والا اللہ و رسول کا مخالف ہے۔ اللہ و رسول کا دشمن ہے۔ جیسا کہ گذرا۔

٨۔ ہمارے مولیٰ عزوجل کا ارشاد مبارک ہے:۔

1۔ (وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ) تفسیر مدارک علی ہامش لباب التاویل جلد ۴ صفحہ ۲۴۶۔ ۱۲ الفیضی عنہ

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَٰئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ (انفال)

''جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو کافروں کی گردنوں سے اُوپر مارو اوران کے ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اوراس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اوراس کے رسول سے مخالفت کرے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔''

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے کفار کے دلوں میں رُعب ڈالنے اوراُن کو قتل کرنے کے حکم کا سبب یہ بتایا کہ وہ چونکہ اللہ ورسول سے مخالفت اور دُشمنی کرتے ہیں تو ثابت ہوا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موذی ومخالف ودشمن ہے وہ اس سزائے قتل کا مستحق ہے۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کا مقدس فرمان ہے:۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ (1) إِيمَانِكُمْ (التوبہ:۶۵)

''اوراے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔ تم فرماؤ کیا اللہ اوراس کی آیتوں اوراس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔''

اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کفر ہے۔ جس طرح بھی ہواس میں عذر قبول نہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان) یہ آیات اس بات کے لیے نص ہیں کہ اللہ تعالیٰ اوراس کی آیتوں اوراس کے رسول سے استہزا (ہنسی کھیل ٹھٹھا کرنا) کفر ہے۔ تو ارادے سے سب وشتم کرنا بطریق اولیٰ کفر ہے۔

نیز اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کرے چاہے تحقیقی طور پر یا یوں ہی ٹھٹھا مسخری کرتے ہوئے بہر صورت وہ کافر ہے۔ اس آیت کا ایک شان نزول

1۔ قَدْ كَفَرْتُمْ ای اظهر الكفر بايذاء الرسول والطعن فيه۔ تفسیر مظہری جلد ۴ صفحہ ۲۶۱، تفسیر روح البیان جلد ۲ صفحہ ۵۴۳۔ ۱۲ اق

یہ بھی ہے کہ امام ابوبکر بن ابی شیبہ (استاذ امام بخاری و مسلم وغیرہ آئمہ محدثین) اپنے مصنف و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو شیخ و ابن جریر اپنی اپنی تفاسیر میں امام مجاہد (شاگرد خاص حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:۔

فی قوله وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قال قال رجل من المنافقين يحدثنا محمّد ان ناقة فلان بوادی کذا و کذا فی یوم کذا و کذا وما یدریه بالغیب۔

''یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا کہ محمد (ﷺ) غیب کیا جانیں۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ ان سے فرمادیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول اور اس کی آیتوں سے ٹھٹھا کرتے ہو؟ بہانے نہ بناؤ۔ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے بولنے سے کافر ہوگئے۔''

تفسیر درمنثور للامام السیوطی جلد ۳ صفحہ ۲۵۴ تفسیر امام ابن جریر طبری جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۵، ۱۲۰۔ الصارم المسلول لابن تیمیہ وہو منہم صفحہ ۳۲ تفسیر حسینی صفحہ ۳۹۹، خالص الاعتقاد لسیدنا اعلیٰ حضرت صفحہ ۲۸ وقعات السنان الی حلق المسماۃ بسط البنان لمولانا مصطفےٰ رضا خاں صفحہ ۲۹۔

اس مستند شان نزول کو ذہن میں رکھتے ہوئے آیت سے درج ذیل مسائل ثابت ہوئے۔ (۱) اس مردکا طعن تو صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفت علمی پہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو یوں بیان فرمایا کہ یہ اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا ہے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اتنا پیار ہے کہ اپنے حبیب کے طعن وٹھٹھے وتنقیص ومسخرتی وکھیل ہنسی کو اپنی اور اپنی آیات سے منسوب فرماتا ہے تو حضور کا موذی رب کا موذی، حضور سے استہزاء کرنے والا رب سے استہزاء کرنے والا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بے ادب اللہ تعالیٰ کا بے ادب، حضور کا مخالف ودشمن رب عزوجل کا مخالف ودشمن ہوا۔ جب اللہ تعالیٰ کو سب کرنے والا کافر ہے تو حضور کا بے ادب اور حضور کو سب کرنے والا بھی کافر ہے۔

۲۔ دوسرا مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کا منکر کافر ہے۔ جب حضور کے علم شریف کا منکر کافر ہوا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم پاک کو شیطان کے علم سے کم بتانے والا، یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کے متعلق یہ کہنے والا کہ ایسا علم تو زید، عمرو، پاگل، بچے اور جانوروں کو

بھی حاصل ہے،، کتنا بڑا گستاخ و بے ادب اور کتنی بڑی سخت گالی دینے والا ہو کر کتنا بڑا کافر ہوا۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ (توبہ:۵۸)

"اور ان (کفار و منافقین) میں کوئی وہ ہے کہ صدقے تقسیم کرنے میں تم پر طعن کرتا ہے۔" (عیب لگاتا ہے)

یہ آیت رئیس الخوارج اصل(1) الوہابیہ ذوالخویصرہ تمیمی کے حق میں نازل ہوئی جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقسیم پہ طعن کیا تھا۔ حضور نے فرمایا اس کی نسل سے ایک قوم ہو گی کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور اُن کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور اُن کے گلوں سے نہ اُترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے (تفسیر خازن جلد ۲ صفحہ ۲۳۲۔ بیضاوی صفحہ ۱۹۷ و ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۳۶۳ تفسیر فتح القدیر للشوکانی جلد ۲ صفحہ ۳۷۳، ۳۷۴ تفسیر مظہری جلد ۴ صفحہ ۲۲۹، ۲۳۰ تفسیر کبیر للرازی جلد ۴ صفحہ ۶۶۸ تفسیر صاوی جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ تفسیر امام بغوی علی ہامش خازن جلد ۳ صفحہ ۸۸۔ تفسیر درمنثور جلد ۳ صفحہ ۲۵۰۔ تفسیر روح المعانی جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۹۔ تفسیر قرطبی جلد ۸ صفحہ ۱۶۶۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان خارجیوں (وہابیوں) کو تمام مخلوق خدا سے شریر جانتے تھے اور فرماتے یہ (خارجی) ان آیتوں کو جو کافروں کے حق میں نازل ہوئی ہیں مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں(2)۔

1۔ وہابی و خارجی متحد ہیں دیکھو فقیر کی کتاب "ابن تیمیہ اور اس کے ہم نواؤں کا تعارف" صفحہ ۱۱۲، ۱۱۳ ف

2۔ وکان ابن عمر یراھم شرار خلق اللہ وقال انھم انطلقوا الیٰ آیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المؤمنین۔ صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۲۴۔ باب قتال الخوارج الخ کتاب استتابۃ المعاندین۔ الخ خارجی و وہابی آیات و احادیث کے آئینہ میں۔ الآیات التی نزلت فی الخوارج

نمبر ۱ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ (توبہ:۵۸) خازن بخاری وغیرہ جلد ۲ صفحہ ۲۳۲ بیضاوی صفحہ ۱۹۷ تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۳۶۳)

نمبر ۲ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا۔ (فاطر:۸) تفسیر صاوی جلد ۳ صفحہ ۳۵۵

نمبر ۳۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ (آل عمران:۷) احمد، اتقان۔

نمبر ۴۔ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ (آل عمران:۱۰۶) احمد، اتقان۔

عن ابی سعید بعث علی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذھیبۃ فقسمھا بین اربعۃ الاقرع بن حابس الحنظلی ثم المجاشعی وعیینۃ بن بدر الفزاری وزید الطائی ثم احد بنی نبھان وعلقمہ بن علاثۃ العامری ثم احد بنی کلاب فغضبت قریش والانصار فقالوا یعطی (ای النبی صلی اللہ علیہ وسلم) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

۱۱۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) صناديد اهل نجد(رؤساء هم) ويدعنا قال (صلى الله عليه وسلّم) انما اتالفهم فاقبل رجل غائر العينين (اى داخلتين في الراس) مشرف الوجنتين (اى غليظهما) ناتى الجبين (اى مرتفعه) كث اللحية محلوق (اى محلوق شعر الراس) فقال اتق الله يا محمد فقال من يطع الله اذا عصيت ايامنني الله على اهل الارض فلا تامنوني فسأله رجل قتله احسبه خالد بن الوليد فمنعه فلما ولى قال ان من ضئضئ هذا (اى من نسله) وفي عقب هذا قوما يقرؤن القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان لئن انا ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد (صحيح بخارى شريف جلد۱ صفحه ۴۷۲،۴۷۱ باب قول الله وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا الخ) كتاب الانبياء وفى رواية عنه اتاه ذوالخويصرة وهو رجل من بنى تميم فقال يارسول الله اعدل فقال ويلك ومن يعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اكن اعدل فقال عمر يارسول الله ائذن لى فيه اضرب عنقه فقال له دعه فان له اصحابا يحقر احدكم صلاته مع صلاتهم وصيامه مع صيامهم يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية. الحديث۔ (صحيح بخارى جلد۱ صفحه ۵۰۹) وفى رواية عنه فقال رجل غائر العينين مشرف الوجنتين ناشز الجبهة كث اللحية محلوق الراس مشمر الازار فقال يا رسول الله اتق الله قال ويلك اولست احق اهل الارض ان يتقى الله قال ثم ولى الرجل قال خالد بن الوليد يارسول الله الا اضرب عنقه قال لا لعله ان يكون يصلى فقال خالد وكم من مصل يقول بلسانه ما ليس فى قلبه قال رسول الله صلى الله عليه وسلّم انى لم اومر ان انقب عن قلوب الناس ولا اشق بطونهم قال ثم نظر اليه وهو مقفى (اى مول قفاه) فقال انه يخرج من ضئضئ هذا قوم يتلون كتاب الله رطبا لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية واظنه قال لئن ادركتهم لاقتلنهم قتل ثمود. اه (صحيح بخارى جلد۲ صفحه ۶۲۴ باب بعث على ابن ابى طالب الخ كتاب المغازى) وفى رواية عنه، " انه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلّم يقول يخرج فيكم قوم تحقرون صلاتكم مع صلاتهم وصيامكم مع صيامهم وعملكم مع عملهم ويقرؤن القرآن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية الحديث. صحيح بخارى جلد۲ صفحه ۷۵۶ باب من رايا بالقرآن الخ كتاب فضائل القرآن . وفى رواية عنه وفيه "فنزلت فيه (اى فى ذى الخويصرة التميمى الحرورى) وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ صحيح بخارى جلد۲ صفحه ۱۰۲۴ (واخرجه النسائى وابن جرير وابن المنذر وابن ابى حاتم و ابوالشيخ وابن مردويه عنه. تفسير در منثور للسيوطى جلد۳ صفحه ۲۵۰. وفى التفسير المظهرى روى ابن اسحق عن ابن عمر والشيخان واحمد عن جابر والبيهقى عن ابى سعيد نحوه وفيه نزلت الآية فى ذى الخويصرة التميمى واسمه حرقوص بن زهير اصل الخوارج، جلد۴ صفحه ۲۳۰،۲۲۹ وفى تفسير ابن كثير جلد۲ صفحه ۳۶۳. قال قتادة فى قوله وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ ثم قال نبى الله صلى الله عليه وسلّم احذروا هذا (اى ذا الخويصرة) و شباهه فان فى امتى اشباه هذا يقرؤن القرآن لايجاوز تراقيهم فاذا خرجوا فاقتلوهم ثم اذا خرجوا فاقتلوهم" وذكر لنا ان نبى الله صلى الله عليه وسلّم كان يقول والذى نفسى بيده ما اعطيكم شيئا ولا امنعكموه انما انا خازن اه) وايضا رواه البخارى فى صحيحه نحوه عنه جلد۲ صفحه ۱۱۰۵، وعن ابى سعيد الخدرى نحوه. رواه الشيخان، مشكوة شريف جلد۲ صفحه ۵۳۵،۵۳۴ باب فى المعجزات فصل اول (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ صفحہ گزشتہ) وعن ابی سعید الخدری وانس بن مالک عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقة قوم یحسنون القیل ویسیئون الفعل یقرؤن القران لایجاوز تراقیهم یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة لا یرجعون (ای الی الدین لاصرار هم علی بطلانهم . مرقات جلد۳ صفحه ۵۲)

قال المجدد البریلوی۔

یعبادی(1) کہہ کے ہم کو شاہ نے	اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا
دیو کے بندوں سے کب ہے یہ خطاب	تو نہ اُن کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا
لایعودون آگے ہوگا بھی نہیں	تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا

حتی یرتد السهم علی فوقه (الفوق موضع الوتر من السهم) (تیر کا وہ سوراخ جو تیر میں (جس طرف سے کمان رکھتے ہیں) اس طرف سے ہوتا ہے) وهو من التعلیق بالمحال۔ مرقات جلد۳ صفحه ۵۲) هم شر الخلق (الناس) والخلیقة (البهائم وقیل یرید بهما جمیع الخلائق) طوبی لمن قتلهم وقتلوه یدعون الی کتاب اللّٰہ (ای الی ظاهره وزاد علی القاری فیه هذه الالفاظ "ویترکون سنة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلّم"۔ وقال وقد قال علی کرم اللّٰہ وجهه عنه(2) لابن عباس جادلهم بالحدیث، مرقات جلد۳ صفحه ۵۲(3)۔ واخرج ابن سعد من طریق عکرمة عن ابن عباس ان علیا بن ابی طالب ارسله الی الخوارج فقال اذهب الیهم فخاصمهم ولاتحاجهم بالقرآن فانه ذو وجوه ولکن خاصمهم بالسنة۔ واخرج من وجه آخر ان ابن عباس قال له یا امیر المؤمنین فانا اعلم بکتاب اللّٰہ منهم فی بیوتنا نزل قال صدقت ولکن القرآن حمال ذو وجوه تقول ویقولون ولکن خاصمهم بالسنن فانهم لم یجدوا عنها محیصا فخرج الیهم فخاصمهم بالسنن فلم تبق بایدیهم حجة اه الاتقان فی علوم القرآن لخاتم الحفاظ الامام السیوطی جلد۱ صفحه ۲۴۱ نوع ۳۹۔

نمبر ۶۳ (تھانوی نے) فرمایا کہ لوگوں نے حدیث وفقہ کو چھوڑ دیا۔ فقط ایک قرآن کو مانتے ہیں اس لئے کہ قرآن سے ان کے مطلب کے موافق کئی وجوہ اور احتمال نکل سکتے ہیں۔ میں اس لئے اپنے بعض احباب کو جو درس قرآن دینے کی اجازت مجھ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو قرآن پڑھانے کی اجازت نہیں دیتا ہوں گو وہ درسی کتابیں پڑھ چکے ہیں۔ (فیوض الرحمٰن ملفوظات تھانوی صفحہ ۱۹)

تھانوی نے کہا قرآن کا سمجھنا علوم وفنون پر موقوف ہے۔ "مصلہ" پھر فرمایا کہ عوام وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ پیش کرتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ اس کے ساتھ للذکر آیا ہے۔ للاستنباط والتحقیق تو نہیں آیا۔ الخ (فیوض الرحمٰن صفحہ ۱۳۔۱۵ ملفوظات تھانوی)

اخرج احمد وغیره عن ابی امامة عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلّم فی قوله تعالی فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ قال هو الخوارج وفی قوله تعالی يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ قال هم الخوارج الاتقان جلد۲ صفحه ۳۲۸ نوع ۸۰۔ اخرجه عبدالرزاق واحمد و عبد بن حمید وابن المنذر وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویه والبیهقی فی سننه" تفسیر درمنثور للسیوطی جلد۲ صفحه۵ وتفسیر ابن کثیر جلد۱ صفحه ۳۲۶ تفسیر مظهری جلد۲ صفحه۹ واخرج الدارمی جلد۱ صفحه ۴۷۰ عن عمر بن الخطاب قال انه سیاتیکم ناس یجادلونکم بشبهات القرآن فخذوهم بالسنن فان (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ صفحہ گزشتہ) اصحاب السنن اعلم بکتاب اللّٰہ۔ درمنثور للسیوطی جلد۲ صفحہ۸ رواہ الدارمی ونصر المقدسی فی الحجة واللالکائی فی السنة وابن عبدالبر فی العلم وابن ابی زمنین فی اصول السنة والدارقطنی والاصبهانی فی الحجة وابن النجار کنز العمال جلد۱ صفحہ۳۳۶ حدیث ۱۶۳۵۔ هامش تفسیر مظهری جلد۲ صفحہ ۱۰) ولیسوا منافی شیء من قاتلهم کان اولی باللّٰہ منهم (ای من بقی امتی) قالوا یارسول اللّٰہ ماسیماهم (ای علامتهم) قال التحلیق رواہ ابوداؤد۔ مشکوۃ شریف صفحہ ۳۰۸،۳۰۷ باب قتل اهل الردة فصل ثانی۔ قال الامام الهمام مفتی الخاص والعام شیخ الاسلام بالمسجد الحرام السید احمد بن زینی دحلان جعل اللّٰہ مقرہ الجنان" وفی قوله صلی اللّٰہ علیه وسلّم سیماهم التحلیق تنصیص علی هؤلاً القوم الخارجین من المشرق التابعین لابن عبدالوهاب فیما ابتدعه لانهم کانوا یامرون من تبعهم ان یحلق راسه ولایترکونه یفارق مجلسهم اذا تبعهم حتی یحلقوا راسه ولم یقع مثل ذلک قط من احد من الفرق الضالة التی مضت قبله فالحدیث صریح فیهم و کان السید عبدالرحمٰن الاهدال مفتی زبید یقول لایحتاج او سیؤلف احد تالیفا للرد علی ابن عبدالوهاب بل یکفی فی الرد علیه قوله صلی اللّٰہ علیه وسلّم سیماهم التحلیق فانه لم یفعله احد من المبتدعة غیرهم وکان ابن عبدالوهاب یامر ایضا بحلق رؤس النساء اللتی یتبعنه اه" الدرر السنیه فی الرد علی الوهابیة للامام احمد بن زینی دحلان صفحہ ۵۶ وعن علی کرم اللّٰہ تعالیٰ وجهه قال سمعت النبی صلی اللّٰہ علیه وسلّم یقول یاتی فی اخرالزمان قوم حدثاء الاسنان (کنایة عن الشباب واول العمر) سفهاء الاحلام (ای ضعفاء العقول) یقولون من خیر قول البریة (ای یقولون قولا هو خیر من قول الخلق ای هو بعض من کلام اللّٰہ وهو من کلام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلّم کذا فی خیر الجاری قال ابن حجر یقولون من قول خیر البریة وهو من المقلوب والمراد من قول خیرالبریة ای من قول اللّٰہ اه هامش صحیح بخاری) یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة لایجاوز ایمانهم حناجرهم فاینما لقیتموهم فاقتلوهم اجر لمن قتلهم یوم القیمة۔ صحیح بخاری جلد۲ صفحہ۷۵۶ باب من رایا بقراء ۃ القرآن الخ کتاب فضائل القرآن الخ و صحیح بخاری جلد۲، صفحہ۱۰۲۴ باب قتال الخوارج۔ رواہ الشیخان عن علی، مشکوۃ شریف صفحہ ۳۰۷ باب قتل اهل الردة فصل اوّل۔ وعن عبداللّٰہ بن عمر وذکر الحروریة (هم الخوارج ومنهم الوهابیة بتصریح الائمة کالامام ابن زینی دحلان فی الدررالسنیة والعارف الصاوی فی تفسیرہ والشامی فی الرد والعارف الکامل سیدنا ومولانا عبیداللّٰہ الملتانی فی کتبه) فقال قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلّم یمرقون من الاسلام مروق السهم من الرمیة اه صحیح بخاری جلد۲ صفحہ ۱۰۲۴ باب قتال الخوارج۔ وعن ابی برزة الاسلمی نحو روایة ابی سعید التی فیه ذکر طعن ذی الخویصرة علی تقسیمه علیه الصلوٰۃ وفیه۔ "ثم قال علیه الصلوٰۃ والسلام یخرج فی آخر الزمان قوم کأنّ هذا منهم یقرؤن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الاسلام کما یمرق من الرمیة سیماهم التحلیق لایزالون یخرجون حتی یخرج آخرهم مع المسیح الدجال فاذا لقیتموهم فاقتلوهم اشرالخلق والخلیقة رواہ النسائی۔ مشکوۃ شریف صفحہ۳۰۸، ۳۰۹ باب قتل اهل الردة فصل ۳۔ وعن ابی غالب رأی ابوامامة رؤسا منصوبة علی درج دمشق روی عن ابی امامة ان المراد بهم الخوارج) فقال ابوامامة کلاب (4) النار شرقتلی تحت ادیم السماء خیر قتلی من قتلوہ ثم قرء یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ الآیة (بقیہ اگلے صفحہ پر)

آیت ۱۰ و ۱۱ سے ثابت ہوا کہ جس نے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پہ عیب لگایا اور طعن کیا، یا حضور کو ایذا دی کان منهم (الصارم لابن تیمیہ) تو وہ ان سے ہوگا یعنی منافقین اور کفار سے ہوگا کیونکہ الذین اور من دونوں اسم موصول ہیں اور یہ دونوں عموم کے صیغوں سے ہیں۔ اگر چہ شان نزول خاص ہے حکم عام رہے گا نیز ایسے شخص کا منهم سے ہو جانا حکم ہے جس کا تعلق لفظ مشتق ''لمز'' اور ''اذی'' سے ہے تو مادہ اشتقاق (یعنی طعن وایذا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام) اس حکم (کہ وہ منافق وکافر ہے) کے لئے علت ہوگا تو جہاں علت (طعن وایذا) موجود حکم منهم فوراً موجود ہوگا یعنی طاعن وموذی رسول

(بقیہ صفحہ گزشتہ) قيل لابى امامة انت سمعت من رسول صلى الله عليه وسلّم قال لولم اسمعه الا مرة او مرتين او ثلاثا حتى عد سبعًا ما حدثتكموه رواه الترمذى وابن ماجة وقال الترمذى هذا حديث حسن. مشكوة صفحه ۳۰۹، عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلّم قال اللّهم بارک لنا فى شامنا وفى يمننا قال قالوا وفى نجدنا قال قال اللّهم بارک لنا فى شامنا وفى يمننا قالوا و فى نجدنا قال هنالک الزلازل والفتن وبها يطلع(5) قرن الشيطان اه صحيح بخارى جلد ۱ صفحه ۱۳۱ باب ماقيل فى الزلازل قبيل ابواب الكسوف وصحيح بخارى جلد۲ صفحه ۱۰۵۱ باب قول النبى صلى الله عليه وسلّم لفتنة من قبل المشرق. مشكوة شريف جلد۲ صفحه ۵۸۲باب ذكر اليمن والشام ونحوه فى صحيح مسلم جلد۲صفحه ۳۹۴،۳۹۳ والمراد بقرن الشيطان ابن عبدالوهاب النجدى التميمى كما فى الدرر السنية وغيره وفى رواية سيظهر من نجد شيطان تتزلزل جزيرة العرب من فتنه". الدرر السنية صفحه ۵۷ والتفصيل فيه وفى غيره هذا هذا قصير من كثير حفظنا وذريتنا من ظلمة الخوارج الوهابية القوى القدير بحرمة السراج المنير عليه صلوٰة السميع وسلام البصير. ۱۲ كتبه محمد شريف الشهير بمنظور احمد الفيضى عفى عنه.

(1A) وقوله صلى الله عليه وسلّم يخرج ناس من قبل المشرق ويقرؤن القرآن لايجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية لايعودون فيه) حتى يعود السهم الى فوقه سيماهم التحليق اه الدرر السنية فى الرد على الوهابية لمفتى الخاص والعام بالمسجد الحرام السيد احمد بن زينى دحلان صفحه ۵۵

(1B) هكذا فى الاصل ۱۲ ف

(1C) نحوه فى فتح القدير فى التفسير للشوكانى جلد۱ صفحه ۱۲. واخرج الدارمى عن عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه الذى قال حسبنا كتاب الله) قال انه سياتيكم ناس يجادلونكم بشبهات القرآن فخذوهم بالسنن قال اصحاب السنن اعلم بكتاب الله تفسير درمنثور للسيوطى جلد۲ صفحه۸ هذا مطبوع على صفحة آخرى

(1D) الخوارج كلاب النار (حم ہ ک) عن ابن ابى اوفى (حم ک) عن ابى امامة (صح) الجامع الصغير، جلد۳، صفحه۱۳

(1E)وفيه ايماء انه يخرج من المشرق لامن العراق وهو مصرح عند مسلم لفظ نحو المشرق اه فتح البارى جلد۱۲ صفحه ۲۵۴ بل باب البخارى شاهد عليه فانظر الصحيح جلد۲ صفحه ۱۰۵۰ مسلم جلد۲صفحه ۳۹۳و ۳۹۴

منافق ہے اور قرآن شریف کفرِ منافقین کا شاہد ہے اور قرآن کریم نے منافقین کا حال کفار سے بھی برا بتایا۔ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (یعنی منافقین جہنم کے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔ وغیرہ ذلک)

۱۲۔ فرمان خداوندی:۔

فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (النساء)

''تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں۔ پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیارے تعلق سے اپنی ذات کی قسم اٹھا کر یہ اعلان فرمایا کہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک اپنے خصومات میں حضور کو حاکم نہ مانیں یعنی دولت ایمان اس وقت ہاتھ آئے گی جب کہ حضور کو حاکم مانیں۔ پھر ظاہراً باطناً دل و جان سے حضور کے فیصلہ کو تسلیم کرلیں اور حضور کے فیصلہ کی وجہ سے دل میں تنگی نہ ہو۔ ورنہ ایمان نہ ہوگا۔ معلوم ہوا کہ گستاخ نبی بطریق اولیٰ واعلیٰ دولت ایمان سے فارغ ہے۔ اس آیت کے شان نزول میں درج ذیل واقعہ کئی وجوہ سے منقول ہے۔

''ضمرۃ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے اپنا جھگڑا حضور کی بارگاہ میں پیش کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مبطل کے خلاف حق والے کے حق مین فیصلہ فرمایا۔ مبطل نے کہا کہ میں اس فیصلہ سے راضی نہیں تو اس کے ساتھی نے کہا کیا ارادہ ہے کہنے لگا کہ ابوبکر صدیق کے پاس چلتے ہیں تو وہ حضرت ابوبکر کے پاس چلے گئے۔ حق والے نے عرض کی ہم دونوں اپنا جھگڑا حضور کے پاس لے گئے۔ حضور نے میرے حق میں فیصلہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا تمہارا فیصلہ وہی ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا۔ باطل والے نے کہا میں اس سے بھی راضی نہیں اور کہنے لگا عمر بن خطاب کے پاس چلتے ہیں تو اُن کے پاس آئے۔ حق والے نے کہا کہ ہمارا جھگڑا حضور کے سامنے پیش ہوا۔ حضور نے میرے حق میں فیصلہ فرمایا۔ یہ اس فیصلہ سے منکر ہے۔ اس پر راضی نہیں ہوتا۔ تو حضرت عمر نے اس سے پوچھا تو اس نے بھی اسی طرح بتایا۔ یہ سن کر حضرت عمر گھر چلے گئے باہر نکلے تو تلوار ان کے ہاتھ میں تھی تلوار کو میان سے نکالا اور منکر فیصلہ نبوی کی گردن اڑادی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ اتاری۔

رواہ ابواسحٰق وغیرہ۔ الصارم صفحہ ۳۸، ۳۹ لابن تیمیہ۔ اخرجہ ابن ابی حاتم وابن مردویہ من طریق ابن

لہیعہ عن ابی الاسود واخرجہ الحافظ وحیم فی تفسیرہ عن عتبہ بن ضمرۃ عن ابیہ واخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول عن مکحول تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۱۸۰۔۱۸۱)

۱۳۔اس آیت سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ(1) وَ قَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖؕ وَ یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا۝ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًاۚ۝ (النساء)

''کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور ان کو تو حکم یہ تھا کہ اسے اصلا نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکا دے اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں۔''

اس میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ جس شخص کو فیصلہ کے لئے قرآن کریم اور رسول کریم کی طرف بلایا جائے تو وہ رسول کریم کے فیصلہ سے روگردانی کرے وہ منافق ہے۔ جب فیصلہ نبوی سے روگردانی کرنے والا منافق ہے تو گستاخ نبی کا کیا حشر ہوگا؟ بے ادبی تو روگردانی سے بدرجہا بدتر ہے۔

۱۴۔نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

وَ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوْلِ وَ اَطَعْنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰى فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَؕ وَ مَاۤ اُولٰٓىٕكَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ۝ وَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ۝ وَ اِنْ یَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْۤا اِلَیْهِ مُذْعِنِیْنَؕ۝ اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ رَسُوْلُهٗؕ بَلْ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۠۝ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَاؕ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝

''اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ اور رسول پر اور حکم مانا پھر کچھ ان میں کے اس کے بعد پھر جاتے ہیں اور وہ مسلمان نہیں اور جب بلائے جائیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف کہ

1۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاکم ماننا مدار ایمان اور طاغوت کو حاکم ماننا خروج عن الایمان پھر کتنی لغو بات ہے یہ کہ انبیاء و اولیاء کو طاغوت بولنا جائز ہے۔ کما فی بلغۃ الحیران (نعوذ باللہ) ۱۲ف

رسول ان کا فیصلہ فرمائے تو جبھی ان کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے اور اگر ان کی ڈگری ہو تو اس کی طرف آئیں مانتے ہوئے کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا شک رکھتے ہیں؟ یا یہ ڈرتے ہیں کہ اللہ ورسول ان پر ظلم کریں گے بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں۔ مسلمانوں کی بات یہی ہے جب اللہ ورسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائیں کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔'' (النور)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ جو شخص حضور کی اطاعت سے منہ پھیرے اور حضور کے حکم سے اعراض کرے تو وہ منافقوں سے ہے۔ وہ مومن نہیں اور مومن وہی ہے جو کہے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہ ہم نے سنا اور فرمانبرداری کی۔ جب محض حکم رسول سے اعراض اور غیر کی طرف تحاکم کرنے کا ارادہ کرنے سے ایمان زائل اور نفاق ثابت ہو جاتا ہے حالانکہ یہ ترک محض ہے اور کبھی اس کا سبب قوت شہوت ہوتی ہے تو تنقیص رسول وسب نبی یا اس جیسی دوسری چیز کی وجہ سے کیسے ایمان رہے گا اور وہ کیسے منافق نہ ہوگا بلکہ موذی رسول بطریق اولیٰ منافق ودائرہ ایمان سے خارج ہوگا۔ (هذا عن ابن تيميه اتماما للحجة)

۱۵۔ نیز حاکم حقیقی مولیٰ کریم نے ارشاد فرمایا ہے:۔

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ (الاحزاب: ۵۳)

''اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو۔''

☆ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کے تحت رقم طراز ہیں:۔

فيها تحريم اذاه صلى الله عليه وسلم بسائر وجوه الاذى

(الاکلیل صفحہ ۱۷۹۔ مطبوعہ مصر)

''یعنی اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایذا دینا حرام ہے۔ جس قسم کی ایذا ہو سب حرام ہے''۔

۱۶۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ (الاحزاب)

''بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو ایمان والے مردوں اور

عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔''

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ یہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کے لئے کیا گیا ہے اور آپ کے مرتبہ کے بتانے کے لئے کہ حضور کو ایذا دینا اللہ کو ایذا دینا ہے نیز اللہ تعالیٰ نے موذی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دارین کا لعنتی بیان فرما کر یہ بیان فرمایا کہ وہ (گستاخ رسول) دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی ہر رحمت سے مطرود و محروم ہے۔ دنیا میں تو رحمت ایمان سے محروم رہ کر اور آخرت میں ہمیشہ عذاب دوزخ میں رہ کر، معذب فی النار اللہ تعالیٰ کی خیر کا امید وار ہو سکتا ہے لیکن دارین کا لعنتی ایسا رحمت سے دور ہے کہ امید بھی نہیں رکھ سکتا۔

وذكر الله للتعظيم۔تفسير بيضاوى صفحه ۴۲۷ مطبوعه مصر۔ وذكر اسم الله للتشريف (لَعَنَهُمُ اللّٰهُ الخ) طردهم عن رحمته فى الدارين۔ مدارک جلد۳ صفحه۴۷۸) وذكر الله عزوجل لتعظيمه والايذان بجلالة مقداره عنده تعالىٰ وان ايذاء ه عليه الصلوة والسلام ايذاء له سبحانه (لَعَنَهُمُ اللّٰهُ الخ) طردهم وا بعدهم من رحمته بحيث لا يكادون ينالون فيهما شيئا عنها۔ تفسير ابوسعود جلد۶ صفحه۸۰۱ على هامش الكبير۔اللعن اشد المحذورات لان البعد من الله لا يرجى معه خير بخلاف التعذيب بالنار وغيره و قوله فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ اشارة الى بعد لارجاء للقرب معه لان المبعد فى الدنيا يرجو القربة فى الآخرة فقد خاب وخسر لان الله اذا ابعده وطرده فمن الذى يقربه يوم القيمة ثم انه لم يحصر جزاء ه فى الابعاد بل اوعده بالعذاب بقوله وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا. تفسير كبير جلد۶ صفحه۷۹۷۔ وايذاء رسوله بعيب ونقص......والظاهر ان الآية عامة فى كل من آذاه بشيء و من آذاه فقد آذى الله۔ تفسير ابن كثير۔ جلد۳ صفحه۵۱۷۔ (لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا) اى حجبهم عن الطاعة والتوحيد وقوله والآخرة اى بتخليدهم فى العذاب الدائم۔ تفسير صاوى جلد۳ صفحه۲۳۹۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی نقشبندی اسی آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:۔

وعند الجمهور معناه ان الذين يرتكبون ما يكرهه ورسوله و جاز ان يكون معنى الآية الذين يؤذون رسول الله وذكر الله لتعظيم الرسول كانّ من آذى الرسول فقد آذى الله   عن انس وابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلّم انه قال قال الله تعالى من اهان ويروى من عادى وليّاً فقد بارزنى بالمحاربة   رواه البخارى عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلّم ان الله تعالىٰ يقول يا ابن ادم مرضت فلم تعدنى قال يارب كيف اعودك وانت رب العلمين قال اما علمت ان عبدى فلان مرض فلم تعده اما علمت انك لو عدته لوجدتنى عنده يا ابن آدم استطعمتك فلم تطعمنى الحديث نحوه رواه مسلم قلت ولا شك ان معاداة الاولياء لما كان معاداة ومحاربة مع الله تعالىٰ واسند الله سبحانه مرض اوليائه الى نفسه تعالىٰ عن ذلك علوا كبيرا لاجل وصل غير متكيف فاسناد ايذاء الرسول صلى الله عليه وسلّم الى الله تعالىٰ اولى...... مسئلة من آذى رسول الله صلى الله عليه وسلّم بطعن فى شخصه او دينه او نسبه او صفة من صفاته او بوجه من وجوه الشين فيه صراحة اوكناية او تعريضا او اشارة كفر ولعنه الله فى الدنيا والآخرة واعدله عذاب جهنم و هل يقبل توبته قال ابن همام(1) كل من ابغض رسول الله صلى الله عليه وسلّم بقلبه كان مرتداً فالسبّاب بالطريق الاولى ويقتل عندنا حدًّا فلا تقبل توبته فى اسقاط القتل قالوا هذا مذهب اهل الكوفة ومالك ونقل عن ابى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه ولا فرق بين ان يجئى تائبا بنفسه اوشهدوا عليه بذلك غيره من موجبات الكفر فان الانكار فيها توبة ولاتعمل

1۔ فى فتح القدير قبيل اختتام باب احكام المرتدين جلد۴ صفحه۴۰۷ الى قوله فى اسقاط قتله ۱۲ منه

الشهادة معه حتی قالوا بقتل ان سبَّ سکران ولا یعفی عنه ولا بد من تقییدہٖ بما اذا کان سکرہ بسبب محظور باشرہ باختیارہٖ بلا اکراہ والا فهو کالمجنون وقال الخطابی(1) لا اعلم احدا خالف فی وجوب قتلہٖ واما قتله فی حق من حقوق اللّٰہ تعالیٰ فتعمل توبته فی اسقاط قتلہٖ"۔ ولا یحکم بارتداد من اتی بکلمة الکفر سکران فی غیر سباب النبی صلی اللّٰہ علیه وسلّم الخ ملخصا بلفظہٖ۔ (تفسیر مظہری جلد ۷ صفحہ ۴۱۵۔۴۱۶،۴۱۷)

"یعنی جمہور کے نزدیک اس آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ" بے شک وہ لوگ جو اس چیز کا ارتکاب کرتے ہیں کہ جسے اللہ اور اس کا رسول مکروہ جانتے ہیں"۔ اور جائز ہے کہ اس آیت کا معنی یہ ہو کہ" وہ لوگ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں" اور ذکر اللہ تعظیم رسول کے لئے ہو گویا کہ جس نے رسول کو ایذا دی پس تحقیق اس نے اللہ کو ایذا دی، حضرت انس وابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے کسی ولی اللہ کی توہین (بے ادبی) کی اور یہ روایت بھی ہے کہ جس نے کسی ولی اللہ سے دشمنی کی تو اس نے میرے ساتھ جنگ کی۔ (بخاری) اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری طبع پرسی نہ کی۔ انسان عرض کرے گا اے رب میں تیری طبع پرسی کیسے کرتا حالانکہ تو تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھے علم نہ ہوا کہ بے شک میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا اور تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ کیا تجھے خبر نہیں بے شک تو اگر اس کی طبع پرسی کرتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے طعام مانگا تو نے مجھے طعام نہ دیا۔ (الحدیث اسی طرح مسلم نے روایت کی) قاضی صاحب کہتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ جب اولیاء اللہ کی دشمنی خود اللہ تعالیٰ کی دشمنی ہے اور اس سے جنگ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کی مرض کو اپنی ذات کی طرف منسوب کیا (حالانکہ وہ مرض سے مبرا و منزہ ہے) بوجہ وصل غیر متکیف کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا بطریق اولیٰ ثابت ۔ مسئلہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

1۔ قال الامام النووی فیه "الامام ابو سلیمان احمد بن محمد بن ابراهیم الخطابی البستی الفقیه الادیب الشافعی المحقق "نووی شرح مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۵۔ ۱۲ الفیضی عفی عنہ

ذات میں طعنہ کر کے یا آپ کے دین میں طعنہ کر کے یا آپ کے نسب پاک میں طعنہ کر کے یا آپ کی صفتوں میں سے کسی صفت میں طعنہ کر کے یا آپ کو عیوب کی قسموں میں سے کسی قسم کا عیب لگا کر صراحۃً (کھلم کھلا کہنا) یا کنایۃً (غیر صریح طور پر کہنا) یا تعریضاً (ڈھال کے طور پر) یا اشارۃً ایذا دی وہ کافر ہو گیا، دنیا اور آخرت میں اس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور اس کے لئے عذاب جہنم تیار کیا، کیا اس موذی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توبہ قبول کی جائے گی۔ امام ابن ہمام نے فرمایا کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دل سے مبغوض جانا وہ مرتد ہے۔ تو آپ کو سب وشتم اور گالی دینے والا بطریق اولیٰ مرتد ہوا (اس کا حکم یہ ہے کہ) وہ ہمارے (ائمہ احناف کے) نزدیک بطور حد قتل کیا جائے گا۔" (اس کا قتل کرنا حاکم ووالیء اسلام کے ذمہ ہے۔ الفیضی)

تو قتل کے ساقط کرنے میں اس کی توبہ نامقبول ہوگی۔ علماء کرام نے فرمایا یہ اہل کوفہ اور امام مالک کا مذہب ہے۔ اور یہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ اس میں اس کا کوئی فرق نہیں کہ وہ گستاخ رسول خود بخود توبہ کرتا ہوا پیش ہو یا اس کی توبہ پہ گواہی دیں، بہر صورت وہ قتل کیا جائے گا اس کی توبہ اسے قتل ہونے سے نہ بچائے گی بخلاف اور موجبات کفر کے کہ اس میں اس کا انکار خود توبہ قرار پائے گا۔ اس کے ساتھ شہادت مفید نہ ہوگی۔ یہاں ائمہ کرام نے فرمایا کہ اسے بھی قتل کیا جائے گا جس نے سکر (مستی) بے ہوشی (نشہ) میں آپ کو سب بکا اور اسے معاف نہ کیا جائے گا۔ قاضی صاحب نے کہا اس کو مقید کرنا چاہیے اس صورت سے جب کہ اس کا نشہ کسی ممنوعہ چیز کے اختیاری طور پر ارتکاب کی وجہ سے ہو اور بلا اجبار وہ ارتکاب ہوا ہو۔ ورنہ وہ مجنون (پاگل) کی طرح ہو گا۔ امام خطابی فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ کسی نے اس گستاخ نبی کے وجوب قتل میں خلاف کیا ہو (بلکہ سب کے سب اس کے وجوب قتل پر متفق ہیں) اور کسی کا حقوق اللہ میں سے کسی حق میں قتل کیا جانا تو اس کی توبہ اسقاط قتل میں مفید ہوگی اور جس نے مستی کی حالت میں کلمہ کفر کہا اس کے مرتد ہونے کا حکم نہ دیا جائے گا سوائے شاتم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔"

علامہ عارف اسمٰعیل حقی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:۔

یجوز ان یکون المراد بایذاء اللہ ورسولہ ایذاء رسول اللہ خاصۃ بطریق الحقیقۃ وذکر اللہ لتعظیمہ والایذان بجلالۃ مقدارہ عندہ وان ایذاء ہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایذاء لہ تعالیٰ لانہ لما قال مَنْ

يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ فمن آذى رسوله فقد آذى الله ولايجوز القول فى الانبياء عليهم السلام بشىء يؤدى الى العيب والنقصان ولا فيما يتعلق بهم ...) ومن الاذية ان لّا يذكر اسمه الشريف بالتعظيم(1) والصلوة والتسليم (لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ)...... فلعنة الدنيا هى الطرد عن الحضرة والحرمان من الايمان ولعنة الآخرة الخلود فى النيران والحرمان من الجنان ...... يحرم اذى النبى صلى الله عليه وسلّم بالقول والفعل بالاتفاق من سبه والعياذ بالله من المسلمين فقال ابو حنيفة والشافعى هو كفر......وقال مالک واحمد يقتل ولا تقبل توبته اھ۔

''یعنی یہ جائز ہے کہ ایذاء اللہ اور ایذاء رسول سے مراد صرف ایذاء رسول ہو اور ذکر اللہ آپ کی تعظیم کے لئے اور اللہ کے ہاں آپ کی جلالت مقدار کے اعلام کے لئے ہو اور بے شک حضور کو ایذاء دینا اللہ تعالیٰ کو ایذاء دینا ہے۔ اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''جس نے رسول کی اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی''۔ تو جس نے اس کے رسول کو ایذا دی بے شک اس نے اللہ کو ایذا دی۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حق میں او ان کے حق میں کہ جن کا تعلق انبیاء سے ہو ایسا قول جائز نہیں جو عیب اور نقصان کی طرف مودی ہو، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم شریف کو تعظیم اور درود وسلام سے ذکر نہ کرنا بھی ایذا سے ہے (موذیان رسول پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے) حاضری سے دور بھگانا اور ایمان سے محروم رکھنا یہ دنیا کی لعنت ہے اور جہنم کی آگ میں ہمیشگی اور جنت سے محرومی یہ آخرت کی لعنت ہے بالاتفاق قول وفعل سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایذا دینا حرام

1۔ اقول و باللہ التوفیق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یا کسی رسول، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم شریف کے بعد مکمل درود وسلام کے بجائے صلعم، صللم، عم وغیرہ الفاظ مختصر مہملہ کو لکھنا علماء کرام نے ناجائز بتایا۔ مکروہ لکھا، موجب حرمان فرمایا۔ اگر قصد تخفیف شان ہو تو کفر کا فتویٰ دیا۔ بقول امام سیوطی پہلا وہ شخص کہ جس نے درود شریف کا ایسا اختصار کیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ طحطاوی علی الدر میں فتاویٰ تاتارخانیہ سے منقول ہے: من كتب عليه السلام بالهمزة والميم يكفر لانه تخفيف وتخفيف الانبياء كفر''۔ اسی طرح ؓ اور (رح) لکھنا بھی مکروہ اور باعث محرومی ہے۔ قال الطحطاوى يكره الرمز بالترضى بالكتابة بل يكتب ذلك كله بكماله قال النووى فى مقدمة صحيح مسلم ومن اغفل هذا حرم خيرًا عظيمًا وفوت فضلًا جسيمًا''۔ جلد ۱ صفحہ ۲۰ فتاویٰ افریقیہ صفحہ ۴۵۔۴۶، بہار شریعت جلد ۳ صفحہ ۸۷، سعادت دارین النبہانی صفحہ ۱۳۱، صلاۃ الصفا النور المصطفیٰ صفحہ ۹، کوثر النبی صفحہ ۷۵ وغیرہ ۱۲ منہ

ہے۔ مسلمانوں میں سے جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب کیا (اللہ کی پناہ) تو امام اعظم ابوحنیفہ اور امام شافعی نے فرمایا یہ کفر ہے اور مالک و امام احمد نے فرمایا اسے قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ مقبول نہیں۔ (ملخصاً بلفظ تفسیر روح البیان جلد ۳۔ صفحہ ۶۵۶ ـ ۶۵۷)

نیز مفسر قرآن صاحب روح البیان علامہ اسمٰعیل حقی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ زیرآیت فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ رقم طراز ہیں:۔

فالمختار ان من صدر منه ما يدل على تخفيفه عليه الصلوة والسلام بعمد وقصد من عامة المسلمين يجب قتله ولاتقبل توبته بمعنى الاخلاص من القتل وان اتى بكلمتى الشهادة والرجوع والتوبة...... واعلم انه قد اجتمعت الامة على ان الاستخفاف بنبينا وباىّ نبى كان من الانبياء كفر سواء فعله فاعل ذلك استحلالاً ام فعله معتقداً بحرمته ليس بين العلماء خلاف فى ذلك والقصد للسب وعدم القصد سواء اذ لا يعذر احد فى الكفر بالجهالة ولا بدعوى زلل اللسان اذا كان عقله فى فطرته سليما فمن قال ان النبى صلى الله عليه وسلّم ...... يتيم ابى طالب او زعم ان زهده لم يكن قصداً بل لكمال فقره لو قدر على الطيبات اكلها ونحو ذلك يكفر وكذا من عيره برعاية الغنم او السهو او النسيان...... او بالميل الى نسائه وحكى عن ابى يوسف انه كان جالسا مع هرون الرشيد على المائدة فروى عن النبى صلى الله عليه وسلّم انه كان يحب القرع فقال حاجب من حجابه انا لا احبه فقال لهرون انه كفر فان تاب واسلم فبها والا فاضرب عنقه فتاب واستغفر حتى امن من القتل ذكره فى الظهيرية والحاصل انه اذا استخف سنة اوحديثا من احاديثه عليه الصلوة والسلام يكفر. اھ ملخصاً بلفظه۔

(تفسیر روح البیان جلد ۲۔ صفحہ ۳۸۰ ـ ۳۸۱)

''یعنی مختار یہ ہے کہ بے شک مسلمانوں سے وہ شخص جس سے ارادۃً وقصداً ایسی چیز ظاہر

ہوئی جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخفیف پر دلالت کرے ایسے شخص کا قتل کرنا واجب ہے اور بایں معنی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی کہ وہ قتل سے بچ جائے۔ اگر چہ وہ کلمہ شہادت پڑھے اور رجوع وتوبہ کرے (بہر حال اسے ضرور قتل کیا جائے گا۔) اور یقین کر کہ بے شک اجماع امت ہے اس بات پر کہ ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انبیاء کرام میں سے جس نبی کی بھی تخفیف (بے ادبی) ہو، کفر ہے عام ازیں کہ تخفیف کا فاعل تخفیف نبی کو حلال سمجھ کر کرے یا نبی کی عزت کا معتقد ہو بہر حال کفر ہے۔ اس مسئلہ میں علماء کرام کا خلاف نہیں، سب کا ارادہ ہو یا نہ ہو اس لئے کہ کوئی بھی کفر میں بوجہ جہالت اور بوجہ دعویٰ لغزش زبانی کے معذور نہ رکھا جائے گا جبکہ اس کی عقل فطرت میں صحیح سالم ہے، تو جس نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ابو طالب کے یتیم ہیں یا یہ گمان کیا کہ حضور کا زہد ارادۃً نہ تھا بلکہ آپ کے کمال فقر کی وجہ سے تھا اور اگر طیبات پر قادر ہوتے تو اسے کھاتے اور اس قسم کی باتیں کیں تو وہ کافر ہو گیا۔ اسی طرح وہ بھی کافر ہے کہ جس نے حضور کو بکریوں کے چرانے پر عیب لگایا، یا سہو یا نسیان کا عیب لگایا یا ازواج مطہرات کی طرف میلان پر عیب لگا یا امام ابو یوسف سے حکایت بیان کی جاتی ہے کہ وہ خلیفہ ہارون رشید کے ساتھ کھانوں سے پر دستر خوان پر بیٹھے ہوئے تھے تو یہ روایت بیان کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کدو کو پسند فرماتے تھے تو ہارون رشید کے دربانوں سے ایک دربان بولا میں اسے پسند نہیں کرتا۔ امام قاضی ابو یوسف نے ہارون رشید سے فرمایا۔ بے شک یہ کافر ہو چکا۔ اگر وہ توبہ کرلے اور اسلام لائے فبہا ورنہ میں اس کی گردن اُڑادوں گا۔ تو اس نے توبہ کی، استغفار کی اور قتل سے بچ گیا۔ یہ حکایت ظہیریہ میں مذکور ہے۔ خلاصہ یہ کہ جو جب آپ کی سنت اور آپ کی حدیثوں سے کسی حدیث شریف کی تخفیف کرے گا۔ وہ کافر ہو جائے گا۔''

ا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ میں حضور کی ایذاء کو اپنی ایذاء سے ملایا جیسا کہ حضور کی طاعت کو اپنی طاعت سے ملایا تو جس نے حضور کو ایذاء دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذاء دی جیسا کہ صاف حضور سے ثابت ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذاء دی پس وہ کافر ہے، حلال الدم ہے۔ نیز اس چیز کی وضاحت اس سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت اور اپنے رسول کی محبت اور اپنی رضا اور اپنے رسول کی رضا اور اپنی طاعت اور اپنے رسول کی طاعت کو ایک شے بتایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَ اَبْنَآؤُکُمْ وَ اِخْوَانُکُمْ وَ اَزْوَاجُکُمْ وَ عَشِیْرَتُکُمْ وَ اَمْوَالُ

اقْتَرَفْتُمُوهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَا اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (توبہ: ۲۴) نیز (بہت جگہ) فرمایا وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ (آل عمران: ۱۳۲) نیز فرمایا: وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ (توبہ: ۶۲) یہاں ضمیر واحد کی لائے۔ نیز فرمایا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ (فتح: ۱۰) نیز فرمایا۔ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ (انفال: ۱) نیز فرمایا۔ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ (توبہ: ۶۳) نیز فرمایا۔ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ (النساء: ۱۴) ان آیتوں کو نقل کر کے فریق مخالف کے سردار ابن تیمیہ نے لکھا۔

وفی هذا وغیره بیان لتلازم الحقین وان جهة حرمة الله تعالیٰ ورسوله جهة واحدة فمن اذى الرسول فقد آذى الله ومن اطاعه فقد اطاع الله لان الامة لایصلون ما بینهم وبین ربهم الا بواسطة الرسول لیس لاحد منهم طریق غیره ولا سبب سواه وقد اقامه الله مقام نفسه فی امره ونهیه واخباره وبیانه فلایجوز ان یفرق بین الله ورسوله فی شئی من هذه الامور۔

''یعنی ان آیتوں اور ان کے علاوہ اور ان آیتوں میں کہ جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم گرامی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نام پاک سے ملایا (1)۔ حق خدا و حق رسول کے تلازم کا بیان ہے اور اس چیز کا بیان ہے کہ حرمت (عزت) خدا و حرمت مصطفےٰ کی جہت ایک ہی ہے، تو جس نے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایذاء دی بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذاء دی اور جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی۔ اس لئے کہ امت کو جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے وہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی واسطہ سے ملتا ہے۔ ان میں سے کسی کے لئے حضور کے بغیر نہ کوئی راستہ ہے اور نہ کوئی اور سبب اور بے شک اللہ تعالیٰ نے امر، نہی، اخبار، بیان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی ذات کے قائم مقام مقرر فرمایا اور اپنا جانشین کیا لہٰذا یہ جائز نہیں کہ ان امور میں سے کسی چیز میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے درمیان فرق کیا جائے۔'' (الصارم المسلول صفحہ ۴۱)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایذاء خدا و ایذاء رسول کی سزا علیحدہ بیان کی اور مسلمان مردوں اور

1۔ کما بین شیخ الاسلام والمسلمین المجدد الامام احمد رضا رضی اللہ تعالی عنه فی اول کتابه المسمی الکوکبة الشهابیة فی کفریات ابی الوهابیة ووضحت فی هذا الموضوع بابا مستقلا فی کتابی انوار القرآن۔ ۱۲ منه

عورتوں کی ایذا کی آخری سزا فسق وجلد (کوڑے لگانا) ہے تو اللہ ورسول کے ایذا کی سزا اس کے اوپر قتل وکفر ہوئی۔

۳۔ اس آیت میں موذیان خدا اور سول کی ایذاء کی سزا یہ بیان کی گئی ہے۔ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ الخ کہ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت ہے۔ لعنت کے معنی رحمت سے دور کرنا۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اپنی رحمت سے دور رکھے وہ کافر ہی ہوگا مومن نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ مومن بعض اوقات رحمت کے قریب کیا جاتا ہے۔ لہٰذا وہ مباح الدم نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ حفاظت دم بھی اللہ کی طرف سے رحمت عظیم تو وہ موذی رسول کے حق میں ثابت نہ ہوگی بلکہ موذی رسول کو قتل کرنا ہوگا۔ نیز اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے۔

وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِیْرًا (النساء:)

''اور جسے خدا لعنت کرے تو ہرگز اس کا کوئی یار و مددگار نہ پائے گا۔''

اور اللہ ورسول کا موذی معصوم الدم ہوتا تو مسلمانوں پہ اس کی نصرت واجب ہوتی اور اس کا نصیر ہوتا۔

۴۔ موذیان خدا اور سول کی سزا میں یہ الفاظ قرآنیہ بھی ہیں۔ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا۔ اور عَذَابٌ مُّهِیْنٌ کی دھمکی بھی قرآن کریم میں صرف کفار کے حق میں آئی ہے تو معلوم ہوا حضور کا موذی کافر ہے۔ ہاں عَذَابٌ عَظِیْمٌ کی دھمکی کفار سے خاص نہیں۔

۵۔ نیز اس ذکر سزا میں اعد کا لفظ ہے۔ جہنم کا تیار ہونا کفار ہی کے لئے ہے۔ رب نے فرمایا۔ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ۔ کیونکہ وہ اس میں ضرور داخل ہوں گے اور پھر ہرگز نہ نکلیں گے۔ مومن گنہگار بعض تو بوجہ مغفرت خداوندی کے داخل ہی نہ ہوں گے بعض اگر داخل ہوں گے تو اس سے نکالے جائیں گے۔

۱۷۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

''اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔'' (حجرات)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دو چیزوں سے منع فرمایا۔ ایک محبوب خدا کی آواز پہ آواز بلند کرنا۔ دوسری یہ کہ محبوب خدا سے چلا کر بات کرنا جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے چلاتے ہو اور اس ممانعت کی علت بتائی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے سب اعمال ضائع و برباد ہو جائیں

اور سب عملوں کا ضائع و برباد ہونا کفر ہی سے ہوتا ہے۔ تو جب نبی کی آواز پہ آواز بلند کرنے اور ان سے چلانے سے اس بات کا خوف ہو کہ وہ بندہ بے خبری میں کافر ہو جائے اور اس کے سب عمل ضائع ہو جائیں۔ کیونکہ ایسی حرکتوں سے کفر و تضییع عمل کا ظن ہے اور ایسی حرکتیں کفر و تضییع عمل کا سبب ہیں تو یہ کیوں ہوتا ہے اس لئے کہ نبی پاک کی تعظیم، استخفاف توقیر، تشریف، اکرام، اجلال لازم ہے۔ اور اس لئے ہوا کہ بعض اوقات آواز بلند کرنا اور چلانا ایذا و استخفاف نبی پہ مشتمل ہوگا۔ اگرچہ آواز بلند کرنے اور چلانے والا اس (ایذاء نبی) کا ارادہ بھی نہ رکھتا ہو۔ جب ایذاء و استخفاف نبی بے ادبی کے ضمن میں بغیر قصد و ارادہ کے بھی کفر ہے تو پھر وہ ایذاء یا استخفاف نبی جو قصداً ہو، جان بوجھ کر ہو، وہ بطریق اولی کفر ہوگا۔

۱۸۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (البقرہ)

''اے ایمان والو راعنا نہ کہو، اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو تا کہ یہ عرض کرنے کی ضرورت نہ ہو کہ حضور توجہ فرمادیں، اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

شان نزول:۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے۔ ''راعنا یا رسول اللہ'' اس کے یہ معنی تھے کہ یا رسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقعہ دیجیے۔ یہود کی لغت میں یہ کلمہ بے ادبی کا معنی رکھتا تھا، انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا۔ حضرت سعد بن معاذ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت، اگر اب میں نے کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا تو اس کی گردن ماردوں گا۔ یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں۔ اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں ''راعنا'' کہنے کی رکاوٹ فرمادی گئی۔ اور اس معنی کا دوسرا لفظ ''انظر'' کہنے کا حکم ہوا۔ اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے۔

۱۔ انبیاء کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ ہو وہ بھی زبان پر لانا ممنوع و حرام ہے۔ اگرچہ توہین کی نیت نہ ہو۔

۲۔ ''واسمعوا'' سے معلوم ہوا کہ دربار نبی میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ لازم ہے۔

س "للکفرین" میں ارشارہ ہے کہ انبیاء کرام کی جناب میں بے ادبی کا ہلکا لفظ، مشترکہ کلمہ کہ جس میں بے ادبی کا ذرہ برابر شائبہ ہو، بولنا کفر ہے۔

۱۹۔ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ۝ (البقرہ)

"جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا۔"

سیدنا صدر الافاضل رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت رقم طراز ہیں۔ "اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و ملائکہ کی عداوت کفر اور غضب الٰہی کا سبب ہے اور محبوبان حق سے دشمنی خدا سے دشمنی کرنا ہے"۔ امام ابو شکور سالمی حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمہید شریف کے صفحہ ۱۱۲ پر فرماتے ہیں:۔

من ذكر نبيا او ملكا بالحقارة فانه يصير كافرا الدليل عليه قوله تعالىٰ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ (الاية)

"جو کسی نبی یا کسی فرشتہ کو حقارت سے ذکر کرے بے شک وہ کافر ہو جائے گا۔ اس پہ دلیل یہ فرمان خداوندی ہے۔ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ الخ

۲۰۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۝ (کوثر)

"بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔" (کنز الایمان)

اس کے علاوہ اور بہت سی آیتوں سے یہ ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین و بے ادبی کرنے والا کافر ہے مستحق قتل ہے۔ ہاں ان کے بڑے کی گواہی پیش کر دوں۔ ابن تیمیہ نے لکھا ہے:۔

واما الآيات الدالات على كفر الشاتم و قتله او على احدهما اذا لم يكن معاهدا وان كان مظهرا للاسلام فكثيرة مع ان هذا مجمع عليه كما تقدم حكاية الاجماع عن غير واحد.

(الصارم المسلول صفحہ ۲۶)

"بہر حال وہ آیتیں بہت ہیں جو شاتم رسول کے کفر اور اس کے قتل یا ان میں سے کسی ایک پر دلالت کرتی ہیں جب کہ وہ گستاخ ذمی نہ ہو۔ اگرچہ بظاہر مسلمان کہلاتا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ بالکل اتفاقی و اجماعی ہے۔ جیسا کہ اجماع کی نقول بہت سے افراد ائمہ سے گزریں"۔

فصل دُوم

احادیث شریفہ سے اس کا ثبوت کہ نبی کا بے ادب کافر ہے، مستحق قتل ہے:۔

۱۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے فرمایا:۔

من سب الانبیاء(1) قتل و من سب اصحابی جلد۔(رواہ الطبرانی

1۔ ای سب نبیا من الانبیاء (قتل) لانه صار مرتدا واذا اسلم قال ابوبکر الفارسی یصح اسلامه ویقتل حداً وادعی فیه الاجماع ووافقه القفال وصوبه الدمیری اھ ملخصا۔ السراج المنیر جلد۳صفحه ۳۶۳۔ قال القیصری ایذاء الانبیاء بسبب اوغیره کعیب شیء منهم کفر حتی من قال فی النبی ثوبه وسخ یرید بذلک عیبه قتل کفرا لا حدا ولا تقبل توبته عند جمع من العلماء (ومن سب اصحابی جلد تعزیرا ولا یقتل خلافا لبعض المالکیة ولبعض منا فی ساب الشیخین ولبعض فیهما والحسنین۔ فیض القدیر جلد۶صفحه ۱۴۷ قال الامام ابن همام الحنفی منا "وفی الروافض ان من فضل علیاً علی الثلاثة فمبتدع وان انکر خلافة الصدیق او عمر رضی اللّٰه عنهما فهو کافر۔ فتح القدیر جلد۱ صفحه ۲۴۸ باب الامامة وقال الشیخ العلامه حسن بن عمار الشرنبلالی الحنفی "شروط صحة الامامة ستة اشیاء الاسلام فلا تصح امامة منکر البعث اوخلافة الصدیق اوصحبته او یسب الشیخین او ینکر الشفاعة (کالوهابی المنکر للشفاعة قمر الاقمار لمولانا عبدالحلیم الکهنوی والد عبدالحی علی هامش نور الانوار ص ۲۴۷، حاشیہ ۱۳ ان کے امام اسمٰعیل نے تقویۃ الایمان کے صفحہ ۶، ۷، ۹، ۸ پر سفارش وحمایت کا انکار کیا ہے۔ (الفیجی) اونحو ذلک فمن یظهر الاسلام مع ظهور صفة المکفرة له اھ ملخصاً مراقی الفلاح علی هامش الطحطاوی صفحه ۱۷۲ طبع مصر۔ وقال العلام المحقق الطحطاوی الحنفی۔ فلا تجوز الصلاة خلف من ینکر شفاعة النبی صلی اللّٰه علیه وسلّم لانه کافر وان انکر خلافة الصدیق کفر والحق فی الفتح العمر بالصدیق فی هذا الحکم والحق فی البرهان عثمان بهما ایضاً ولاتجوز الصلاة خلف منکر صحبة الصدیق ومن یسب الشیخین اھ ملخصاً طحطاوی علی مراقی الفلاح صفحه ۱۸۱ وسب اصحاب الرسول (ای لیس بکفر) وقیدهم المحشی بغیر الشیخین لماسیاتی فی باب المرتد ان سابهما او احدهما کافر، ونقدی الشامی علی اطلاقه، ردالمحتار جلد۱ صفحه۳۱۵، وفی الفتح عن الخلاصة ومن انکر خلافة الصدیق اوعمر فهو کافر اھ ولعل المراد انکار استحقاقهما الخلافة فهو مخالف لاجماع الصحابة لا انکار وجودها لهما بحر وینبغی تقیید الکفر بانکار الخلافة بما اذا لم یکن عن شبهة کما مرعن شرح المنیة بخلاف انکار صحبة الصدیق تامل اھ (ردالمحتار جلد۱ صفحه۳۱۵).

قطب عالم حضرت قبلہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت اوچی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا"۔ وہ (روافض عرب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و اصحاب دیگر رضی اللہ عنہم اجمعین پر تفضیل دیتے ہیں ان کے منکر نہیں ہیں اور اگر منکر ہوں تو لائق قتل کے ہو جائیں گو شریف (سید) ہی کیوں نہ ہوں"۔ جامع العلوم فی خوہ لجید ومجلد ۱ صفحہ ۳۶۵، ۳۶۶۔

قال الحسن بن الفضل من قال ان ابابکر لم یکن صاحب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم (بقیہ اگلے صفحہ پر)

فی الکبیر۔الجامع الصغیر للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۱۷۳۔فتح الکبیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط والاصغر۔(فیض القدیر جلد ۶ صفحہ ۱۴۷)

"جس نے انبیاء کو سب بکا وہ قتل کیا جائے گا اور جس نے میرے صحابہ کو سب بکا اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔"

ایک اور روایت یوں ہے:۔

من سب نبیا قتل ومن سب اصحابه جلد.(رواه ابو محمد الخلال و ابو القاسم الارجی(الصارم المسلول لابن تیمیه صفحه ۹۲)

"جس نے نبی کو سب بکا وہ قتل کیا جائے گا اور جس نے اصحاب حضور کو سب بکا اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔"

ایک اور روایت میں یوں ہے:۔

"من سب نبیا فاقتلوه ومن سب اصحابی فاجلدوه"(رواه ابوذر الهروی) (الصارم المسلول صفحہ ۹۲۔۹۳)

"جس نے نبی کو سب وشتم کیا تو اسے قتل کرو اور جس نے میرے صحابہ کو سب کیا اسے کوڑے لگاؤ۔"

ایک اور روایت میں یوں ہے:۔

من سب نبیا فاقتلوا ومن سب اصحابی فاضربوه.

(رواہ القاضی عیاض، شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۲)

"جس نے کسی نبی کو سب بکا تو اسے قتل کرو اور جس نے میرے صحابہ کو سب کیا اسے مارو"۔

ایک اور روایت میں یوں ہے:۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) فهو كافر لانكاره نص القرآن فی سائر الصحابة اذا انكريكون مبتدعا لا كافراً (لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا) معية غير متكيفة قال الشيخ الاجل الشهيد مظهر فيوض الرحمن مرزا جان جانان رحمه الله تعالى رحمة واسعة كفى لابى بكر فضلا ان رسول الله صلى الله عليه وسلّم اثبت لابى بكر معية الله سبحانه التى اثبتها لنفسه بلا تفاوت فمن انكر فضل ابى بكر انكر هذ الآية الكريمة و كفر ا ه تفسير مظهری جلد۴ صفحه ۲۰۷، ۲۰۸۔

اس کی زیادہ تحقیق اعلیٰ حضرت مجدد بریلوی کے رسالہ" ردالرفضہ" میں ملاحظہ ہو اب دیوبندیوں کی شیعوں کے ساتھ نرمی درج ذیل عبارت سے ملاحظہ ہو اور جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۱۔ ۱۲ منہ

من شتم نبيا قتل و من شتم اصحاب النبی حد۔

(تمہید ابی شکور سالمی صفحہ ۱۱۲)

''جس نے کسی نبی کو گالی دی قتل کیا جائے گا اور جس نے اصحاب نبی کو گالی دی حد لگائی جائے گی۔''

۲۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

من سب عليا فقد سبني و من سبني فقد سب الله۔

''جس نے (حضرت) علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ) کو سب بکا بے شک اس نے مجھے سب بکا اور جس نے مجھے سب بکا بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کو سب بکا۔''

(رواہ الامام احمد فی مسندہ۔ والحاکم فی مستدرکہ، حدیث صحیح، الجامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۱۷۳۔ فتح الکبیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۶)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من آذى شعرة مني فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله .

''جس نے میرے بال کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی''۔

رواہ ابن عساکر الجامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۱۵۸ فتح الکبیر جلد ۳ صفحہ ۱۴۴۔ **وزاد ابو نعيم والديلمي** ''**فعليه لعنة الله ملاء السماء وملاء الارض**'' تو اس پر آسمان وزمین کی مقدار کے برابر اللہ کی لعنت ہو۔ (فیض القدیر جلد ۶ صفحہ ۱۹) **قاله وهو آخذ بشعرة كما افاده المناوی**

۴۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

من لكعب بن الاشرف فانه قد آذى الله ورسوله(1)۔

''کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لئے کون تیار ہوتا ہے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔''

حضرت محمد بن مسلمہ کھڑے ہو گئے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) **اتحب ان اقتله** (کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ میں اسے قتل کروں) حضور نے فرمایا ہاں۔ اس پر محمد بن مسلمہ نے عرض کی کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس سے ہیرا پھیری کی بات کروں (یعنی ڈھال کی بات کروں) حضور نے

قال النووی لانہ نقض عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهجاه وسبه" نووی شرح مسلم جلد ۲ ص ۱۱۰ قوله ورسوله بهجائه له كذا فی القسطلانی ۳ھ هامش بخاری جلد ۲ صفحه ۵۷۶.

فرمایا۔ہاں اجازت ہے۔تو محمد بن مسلمہ کعب کے پاس آئے اور اس سے کہنے لگے کہ اس مرد (مراد اس سے حضور تھے) نے ہم سے صدقہ مانگا ہے اور ہمیں مشقت میں ڈال دیا ہے اور میں تیرے پاس قرضہ مانگنے آیا ہوں۔کعب نے کہا اللہ کی قسم تم اس (مراد حضور) سے اور بھی زیادہ ملال میں پڑو گے محمد (بن مسلمہ) نے کہا ہم چونکہ اس کی اتباع کر چکے ہیں لہذا ہم یہ نہیں چاہتے کہ اس کو چھوڑ دیں حتی کہ دیکھیں کہ اس کا کیا انجام ہوگا۔محمد (بن مسلمہ) نے کہا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تو مجھے قرض دے دے۔کعب نے کہا۔رہن (گروی) کیا رکھے گا۔انہوں نے کہا تیرا کیا ارادہ ہے۔کعب نے کہا۔تم اپنی عورتیں میرے ہاں گروی رکھو،انہوں نے جواب دیا کہ تو سب عرب والوں سے زیادہ حسین ہے۔کیا تیرے ہاں اپنی عورتیں گروی رکھیں؟ کعب نے ان سے کہا تو اپنی اولاد میرے ہاں گروی رکھو۔محمد (بن مسلمہ) نے جواب دیا کہ ہمارے بیٹوں کو یہ طعنہ دیا جائے گا کہ فلاں دو وسق (عرب کا ایک پیمانہ ہے) کھجور میں گروی رکھا گیا تھا تو یہ ہم پہ عار ہے۔ہاں ہم تیرے ہاں ہتھیار گروی رکھیں گے۔کعب نے کہا اچھا ٹھیک ہے۔پھر اس سے عہد باندھا کہ وہ اس کے پاس حارث اور ابوعبس اور عباد بن بشیر کو بھی لے کے آئے گا۔راوی نے کہا کہ یہ سب رات کو کعب کے پاس پہنچے اور اس کو بلایا۔وہ ان کی طرف اترا۔کعب کی بیوی نے اس سے کہا کہ میں ایسی آواز سنتی ہوں گویا کہ وہ خون بہانے والے کی آواز ہے۔کعب نے جواب دیا کہ یہ تو محمد (بن مسلمہ) اور اس کا دودھ شریک بھائی ابو نائلہ ہے،بے شک کریم کو رات کے وقت اگر نیزے کی ضرب کے لئے بھی بلایا جائے تب بھی جواب دے گا۔محمد (بن مسلمہ) نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جب وہ آئے گا میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا۔پھر میں جب اس پر قابو پا جاؤں تو تم ہوشیاری سے اپنی تلواریں لے کر اس کو مار دینا۔راوی نے کہا کہ جب وہ اترا اس حال میں کہ بغل سے نیچے کپڑا نکال کر کندھے پہ ڈالے ہوئے تھا تو انہوں نے کہا کہ ہم تیرے سے خوشبو محسوس کرتے ہیں کہنے لگا،ہاں مستورات عرب سے زیادہ خوشبو والی میرے نیچے ہے۔محمد (بن مسلمہ) نے کہا کیا مجھے اجازت ہے کہ میں تیرے سر کو سونگھ لوں؟ اس نے کہا ہاں تو محمد (بن مسلمہ) نے سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا۔پھر کہا کہ (دوبارہ) مجھے اجازت ہے؟ کہنے لگا ہاں،پھر آپ نے سونگھا اور قابو پا گئے۔ساتھیوں سے کہا اسے قتل کر دو تو انہوں نے قتل کر دیا پھر حضور کے پاس آ کر اس واقعہ کی خبر دی۔(صحیح بخاری جلد ۲،صفحہ ۵۷۶ و صحیح مسلم جلد ۲،صفحہ ۱۱۰)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حضور کو سب کرنا (نعوذ باللہ) صرف حضور کو ایذا پہنچانا نہیں بلکہ اللہ کو بھی ایذا پہنچانا ہے۔کعب نے حضور کو سب کیا۔لیکن حضور نے فرمایا۔فانه اذی الله تعالیٰ

ورسوله۔ اس نے اللہ ورسول کو ایذا دی ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور کا گستاخ مستحق قتل ہے۔

۵۔ حضرت براء سے روایت ہے کہ حضور نے ابورافع کے ہاں چند انصاری نوجوانوں کو بھیج کر اسے قتل کرایا۔ کیوں اس لئے کہ

کان ابو رافع یوذی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم۔

''ابورافع حضور کو ایذا دیتا تھا۔'' (صحیح بخاری جلد ۲، صفحہ ۵۷۷)

۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک نابینا کی لونڈی ام ولد تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب وشتم کرتی۔ اندھے نے اسے روکا۔ وہ باز نہ آئی۔ اندھے نے اسے جھڑکا وہ نہ رکی۔ ایک رات وہ لونڈی حضور کی گستاخی و بے ادبی کرنے لگی تو اندھے نے مغول (ہلاک کرنے کا ایک ہتھیار، لمبا پیکار، کچی، ایک قسم کی تلوار) لایا۔ اور اس عورت کے پیٹ میں رکھا اور خود اس کے اوپر چڑھ گیا اور اس عورت کو قتل کر دیا۔ پس جب صبح ہوئی حضور کی خدمت میں یہ واقعہ ذکر کیا گیا۔ حضور نے لوگوں کو جمع کیا پھر فرمایا میں اس مرد کو قسم ڈالتا ہوں کہ کھڑا ہو جائے جس نے کیا جو کچھ کیا میرا اس پر حق ہے (کہ میری اطاعت کرے) تو وہ اندھا کھڑا ہو گیا لوگوں کو پھاندتا ہوا اس حال میں آیا کہ خوف سے کانپتا تھا حتیٰ کہ حضور کے آگے بیٹھ گیا۔ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ اس لونڈی کا مالک میں ہوں اور میں نے اس کا کام تمام کیا ہے، وہ آپ کو گالیاں دیتی تھی۔ میں نے اسے روکا نہ رکی۔ میں نے اسے جھڑکا وہ باز نہ آئی، اس سے میرے دو بیٹے ہیں موتیوں کی طرح اور وہ میری رفیقہ تھی۔ گذشتہ رات آپ کی گستاخی میں شروع ہوئی، میں نے مغول (تلوار) اٹھائی اور اس کو اس کے پیٹ میں رکھا اور خود اوپر چڑھ گیا۔ حتیٰ کہ میں نے اسے قتل کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا (اے حاضرین مجلس) خبردار تم گواہ ہو جاؤ اس عورت کا خون رائیگاں ہے۔ (یعنی نابینا نے ٹھیک کیا۔ موذی رسول قتل کرنے ہی کے قابل ہے اس کے خون کا بدلہ نہیں لیا جائے گا، اس لعین کا خون ضائع جائے گا) سنن ابی داؤد طبع مجیدی کانپور جلد ۲ صفحہ ۲۴۳۔ **کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم** سنن نسائی جلد ۲۔ صفحہ ۱۵۱ طبع نور محمد **کتاب المحاربة باب الحکم فیمن سب النبی** ﷺ۔

۷۔ حضرت علی سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ حضور کی گستاخی و بے ادبی کرتی تھی تو ایک مرد نے اس کا گلا گھونٹا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا خون باطل کیا کہ وہ رائیگاں گیا، بدلہ نہ لیا جائے گا (سنن ابی داؤد جلد ۲، صفحہ ۲۴۴ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰۸ باب قتل اہل الردۃ فصل ثانی۔

اس کے علاوہ بہت سی حدیثیں اس موضوع پر پیش کی جا سکتی ہیں۔ میں انہیں پہ اس فصل کو ختم کرتا ہوں۔

ورسولہ۔اس نے اللہ ورسول کو ایذا دی ہے۔اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور کا گستاخ مستحق قتل ہے۔

۵۔حضرت براء سے روایت ہے کہ حضور نے ابورافع کے ہاں چند انصاری نوجوانوں کو بھیج کر اسے قتل کرایا۔کیوں اس لئے کہ

کان ابو رافع یوذی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

''ابورافع حضور کو ایذا دیتا تھا۔'' (صحیح بخاری جلد ۲،صفحہ ۵۷۷)

۶۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک نابینا کی لونڈی ام ولد تھی۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب وشتم کرتی۔اندھے نے اسے روکا۔وہ باز نہ آئی۔اندھے نے اسے جھڑکا وہ نہ رکی۔ایک رات وہ لونڈی حضور کی گستاخی و بے ادبی کرنے لگی تو اندھے نے مغول (ہلاک کرنے کا ایک ہتھیار،لمبا پیکار،گپتی،ایک قسم کی تلوار) لایا۔اور اس عورت کے پیٹ میں رکھا اور خود اس کے اوپر چڑھ گیا اور اس عورت کو قتل کر دیا۔پس جب صبح ہوئی حضور کی خدمت میں یہ واقعہ ذکر کیا گیا۔حضور نے لوگوں کو جمع کیا پھر فرمایا میں اس مرد کو قسم ڈالتا ہوں کہ کھڑا ہو جائے جس نے کیا جو کچھ کیا میرا اس پر حق ہے (کہ میری اطاعت کرے) تو وہ اندھا کھڑا ہو گیا لوگوں کو پھاندتا ہوا اس حال میں آیا کہ خوف سے کانپتا تھا حتیٰ کہ حضور کے آگے بیٹھ گیا۔عرض کرنے لگا یا رسول اللہ اس لونڈی کا مالک میں ہوں اور میں نے اس کا کام تمام کیا ہے،وہ آپ کو گالیاں دیتی تھی۔میں نے اسے روکا نہ رکی۔میں نے اسے جھڑکا وہ باز نہ آئی،اس سے میرے دو بیٹے ہیں موتیوں کی طرح اور وہ میری رفیقہ تھی۔گذشتہ رات آپ کی گستاخی میں شروع ہوئی،میں نے مغول (تلوار) اٹھائی اور اس کو اس کے پیٹ میں رکھا اور خود اوپر چڑھ گیا۔حتیٰ کہ میں نے اسے قتل کر دیا۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا (اے حاضرین مجلس) خبردار تم گواہ ہو جاؤ اس عورت کا خون رائیگاں ہے۔(یعنی نابینا نے ٹھیک کیا۔موذی رسول قتل کرنے ہی کے قابل ہے اس کے خون کا بدلہ نہیں لیا جائے گا،اس لعین کا خون ضائع جائے گا) سنن ابی داؤد طبع مجیدی کانپور جلد ۲ صفحہ ۲۴۳۔**کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم** سنن نسائی جلد ۲۔صفحہ ۱۵۱ طبع نور محمد **کتاب المحاربۃ باب الحکم فیمن سب النبی ﷺ۔**

۷۔حضرت علی سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ حضور کی گستاخی و بے ادبی کرتی تھی تو ایک مرد نے اس کا گلا گھونٹا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا خون باطل کیا کہ وہ رائیگاں گیا،بدلہ نہ لیا جائے گا (سنن ابی داؤد جلد ۲،صفحہ ۲۴۴ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۰۸ باب قتل اہل الردۃ فصل ثانی۔

اس کے علاوہ بہت سی حدیثیں اس موضوع پر پیش کی جا سکتی ہیں۔میں انہیں پہ اس فصل کو ختم کرتا ہوں۔

فصل سوم

اجماع امت واقوال ائمہ دین وملت سے اس بات کا ثبوت کہ حضور کا گستاخ کافر ہے، مرتد ہے، واجب القتل ہے۔ اس کی توبہ منظور نہیں بایں معنی کہ وہ قتل سے بچ جائے۔

ا۔ امام قاضی عیاض مالکی ارقام فرماتے ہیں:۔

اجمعت الامة علی قتل متنقصه من المسلمین و سابه۔

"مسلمانوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تنقیص کرنے والے اور گالی دینے والے کے قتل کرنے پر ساری امت کا اجماع واتفاق ہے"۔

(شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۴ قسم رابع نسیم الریاض، شرح شفا لعلی القاری الصارم المسلول صفحہ ۳)

۲۔ نیز امام قاضی عیاض ادامہ اللہ تعالیٰ فی الریاض نے ارشاد فرمایا ہے:۔

ان جمیع من سب(1) النبی صلی اللّٰہ علیه وسلّم او عابه(2) او الحق به نقصا فی نفسه(3) اونسبه(4) او دینه(5) اوخصلة من خصاله(6) او غرض(7) به او شبهه بشیء(8) علے طریق السب له او الازراء علیه(9) او التصغیر لشانه(10) او الغض منه(11) والعیب له فهو ساب (12) له والحکم فیه حکم الساب یقتل(13)...... تصریحًا کان(14) اوتلویحًا وکذلک من لعنه او دعا علیه او تمنی مضرة له اونسب الیه ما لایلیق بمنصبه(15)

1۔ ای شتمه ۱۲ ق

2۔ هو اعلم من السب فان من قال فلان اعلم منه صلی اللّٰه علیه وسلّم فقد عابه ونقصه ولم یسبه نسیم

3۔ اے ذاته او صفاته ۱۲ ق واذا مما یعلق بخلقه وخلقته۔ نسیم۔

4۔ کان یفضل احدا علی قومه واصوله نسیم 5۔ ای شریعته و سیرته وحکوماته ق۔

6۔ ای حالة من حالاتة او کلمة من مقالاته۔ ق۔ و صفة من صفاته کشجاعته و کرمه۔ نسیم۔ سواء صرح به۔ ق۔

7۔ ای قال فی حقه علیه الصلوٰة والسّلام مالایلیق تعریضا لاتصریحا۔ نسیم۔ 8۔ غیر حسن نسیم

9۔ ای احتقارا به واستخفا فا بحقه۔ ق اے التنقیص له وان لم یکن قصد السب۔ نسیم

10۔ ای الاحتقار لعظیم قدره ق۔ ای تحقیره کتصغیر اسمه او صفة من صفاته۔ نسیم

11۔ بمعنی اقل تنقیص ... فارید به مطلق النقص القلیل نسیم

12۔ بکل واحمد مماذ کر ق ۱۲ ق سے مراد ملا علی قاری شرح شفا کی تفسیر ہے اور نسیم سے مراد نسیم الریاض شرح شفا عیاض ہے الفیضی بقلمہ 13۔ اے اجماعا۔ ق ۱۲ 14۔ السب۔ نسیم ۱۲

15۔ ای بمقامه الشریف ومکانه المنیف ق ۱۲

على طريق الذم اوعبث فى جهته العزيزة(1) بسخف(2) من الكلام وهجر(3) ومنكر من القول وزورا او عيره(4) بشئى مما جرى من البلاء والمحنة عليه(5) او غمصه(6) ببعض العوارض البشرية الجائزة(7) عليه المعهودة لديه وهذا كله(8) اجماع من العلماء(9) وآئمة الفتوى(10) من لدن الصحابة رضوان الله عليهم الى هلم جرا(11)

(شفا شریف جلد ۲۔ صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷ طبع قدیم۔ الصارم المسلول صفحہ ۵۲۵)

''یعنی بے شک ہر وہ شخص کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب بکا، یا آپ کو عیب لگایا (عیب لگانا سب سے عام ہے۔ بے شک وہ کہ جس نے کہا کہ فلاں حضور سے زیادہ علم والا ہے تحقیق اس نے حضور کو عیب لگایا اور آپ کی تنقیص کی حالانکہ یہ سب نہیں) یا آپ کی ذات میں یا آپ کی صفات میں یا آپ کے نسب میں یا آپ کے دین اور سیرت اور حکومت میں یا آپ کی خصلتوں میں سے کسی خصلت میں نقص لاحق کیا۔ ان چیزوں کی تصریح کی یا اشارہ سے کہا یا بطریق سب آپ کو کسی غیر حسن چیز سے تشبیہ دی یا آپ کے حق میں تحقیر یا استخفاف کیا یا آپ کی قدر و منزلت و شان میں تحقیر و تصغیر و کمی کی یا آپ کی اقل تنقیص کی، نقص قلیل لاحق کیا اور آپ کی طرف عیب منسوب کیا تو وہ بھی ساب (گالی دینے والا) ہے اور اس پر بھی ساب کا حکم جاری ہوگا وہ یہ کہ اس کو قتل کیا جائے گا۔ آپ کی شان میں سب بکنا صراحۃً ہو یا اشارۃً (بہر صورت قائل کو قتل کیا جائے گا) اور یہی حکم اس کا ہے جو آپ پر لعنت

---

1. اى بشىء له تعلق بجانبه الشريف نسيم ۱۲۔ 2. اے رذل نسیم ۱۲

3. فحش وقبح ۱۲ 4. عابه۔ ق ۱۲۔

5 كالفقر والكسر وغيرهما۔ ق ۱۲

6. اى حقره۔ ق اى نقص من قدره صلى الله عليه وسلم ۔نسيم ۱۲

7. كالامراض۔ نسيم ۱۲۔

8. الذى ذكرنا۔ ق غيرجائز موجب للعقاب فى الدارين۔ نسيم ۱۲

9. من المفسرين والمحدثين۔ق ۱۲۔

10۔ من فقهاء المذاهب معروف متواتر بينهم۔ نسيم

11. استمرالاجماع و اتصل من عصرهم الى الآن ق وزاد الخفاجى بعده اى الى آخر الزمان وانقضاء الدوران عصرا بعد عصر وقرنا بعد قرن وبلا خلاف فيه ثم قال بعده ان هذه العبارة منقولة عن الائمة كلهم كما فى "السيف المسلول على من سب الرسول" السبكى۔ نسيم الرياض جلد ۴ صفحه ۳۳۶۔ طبع مصر۔ ۱۲ منه

کرے (اللہ اللہ اللہ کی پناہ معاذ اللہ العیاذ باللہ نعوذ باللہ الف الف مرۃ) یا آپ پر بد دعا کرے (معاذ اللہ، العیاذ باللہ الف الف مرۃ) یا آپ کے نقصان کی تمنا کرے یا بطریق ذم اس چیز کو آپ کی طرف منسوب کرے جو آپ کے منصب کے لائق نہ ہو، یا رذیل کلام اور قبیح و منکر و جھوٹے قول سے آپ کی متعلقہ چیز سے عبث (کھیل کود، مذاق) کرے، یا ان چیزوں میں سے کسی چیز سے آپ پر عیب لگائے جو آزمائشوں اور محنتوں سے آپ پر جاری ہوئیں جیسے فقر اختیاری ہو اور دانتوں کے کناروں کا شہید ہونا وغیرہما) یا بعض عوارض بشریہ جائزہ کی وجہ سے آپ کی تحقیر و تنقیص کرے۔ اس سب کے سب پر یعنی مذکورہ چیزوں میں سے کسی چیز کے مرتکب پر کفر و قتل کے فتویٰ پر تمام علما مفسرین و محدثین اور ائمہ فتویٰ صحابہ کرام سے لے کر اس وقت تک سب کا اجماع و اتفاق ہے۔''

۳۔ امام ابوبکر بن المنذر محمد بن ابراہیم النیشاپوری نے فرمایا:۔

اجمع عوام اهل العلم (اے کلهم۔ق) علی من سب النبی صلی الله علیه وسلم یقتل (مطلقا نسیم) وممن قال ذلک مالک بن انس واللیث و احمد واسحق وهو مذهب الشافعی......(وهو مقتضی قول ابی بکر۔ هذا کلام القاضی)...... ولا تقبل توبته عند هؤلاء وبمثله (ای بمثل قول هؤلاء بوجوب القتل (نسیم) قال ابو حنیفة (ای نصا منه (ق) واصحابه (محمد وابویوسف وزفر و اهل مذهبه (نسیم) والثوری و اهل الکوفة (اے جمیعهم۔ (ق) والاوزاعی فی المسلمین لکنهم قالوا هی ردة.

''یعنی سب اہل علم کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ جس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب بکا وہ قتل کیا جائے گا جنہوں نے یہ فتویٰ دیا ان میں سے امام مالک اور لیث اور امام احمد اور اسحاق ہیں اور یہی ہے مذہب امام شافعی کا اور یہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا مقتضیٰ ہے اور ان آئمہ کے نزدیک اس (گستاخ نبی) کی توبہ مقبول نہیں اور اسی طرح فرمایا ہے امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب (امام محمد و ابو یوسف و زفر اور ان کے اہل مذہب) اور ثوری اور سب اہل کوفہ اور امام اوزاعی نے (جب کہ مسلمانوں سے کوئی مسلمان اس جرم کا مرتکب ہو) لیکن یہ حضرات فرماتے ہیں یہ (سب نبی) ارتداد ہے، مرتد بنتا ہے۔''

شفا شریف للامام قاضی عیاض جلد ۲ صفحہ ۲۰۷ واللفظ لہ۔ الصارم المسلول صفحہ ۳۔ ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۸ للشامی الحنفی)

۴۔ نیز امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:۔

لا نعلم خلا فا فی استباحة دمه بین علماء الامصار وسلف الامة و قد ذکر غیر واحد الاجماع وقتله وتکفیره۔

(شفا شریف جلد ۲۔ صفحہ ۲۰۷۔)

''یعنی گستاخ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مباح الدم (یعنی اس کا قتل کرنا جائز ہے) ہونے میں علماء زمانہ اور سلف امت میں سے کسی کا خلاف نہیں۔ اور بہت سے اماموں نے اس (موذی نبی) کے قتل وتکفیر پر اجماع ذکر کیا ہے۔

۵۔ امام محمد بن امام سحنون مالکی المحدث نے فرمایا:۔

اجمع العلماء (ای علماء الامصار فی جمیع الامصار (ق) علی ان شاتم النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم والمتنقص له کافر والوعید جاء علیه بعذاب اللّٰہ له وحمکه عند الامة القتل ومن شک فی کفره وعذابه کفر (لان الرضی بالکفر کفر)

''یعنی سب علماء کا اس پر اتفاق واجماع ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالی دینے والا، آپ کی تنقیص (بے ادبی کرنے والا) کافر ہے اور عذاب اللہ کی وعید (دھمکی) اس پر جاری ہے اور ساری امت کے نزدیک اس کا حکم قتل ہے (یعنی اسے قتل کردو) اور جو اس (گستاخ نبی) کے کفر میں شک کرے گا وہ خود کافر ہو جائے گا۔'' (نسیم الریاض۔ شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۸، نسیم الریاض وشرح شفا للقاری جلد ۴ صفحہ ۳۳۸۔ اکفار الملحدین للکشمیری وهو منهم ۵۱، الصارم المسلول صفحہ ۴)

۶۔ امام ابوسلیمان خطابی (1) ممدوح امام نووی فرماتے ہیں:۔

لا اعلم احدًا من المسلمین اختلف فی وجوب قتله اذا کان مسلمًا (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۸ **نقله فی الصارم المسلول الی قتله** صفحہ ۴ فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۴۰۷)

1۔ وهو امام جلیل۔ نسیم الریاض جلد ۴ صفحہ ۳۴۰۔ ۱۲ منہ

''یعنی گستاخ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کہ مسلمان ہو تو اس کے وجوب قتل میں مسلمانوں سے کوئی مسلمان بھی مختلف نہیں۔''

۷۔امام ابن قاسم نے ''العتبیہ'' میں امام مالک رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا:۔

من سبه اوشتمه او عابه او تنقصه(اے نسب اليه نقصا وان لم يكن شتما كقوله غيره اعلم منه او اعقل كما مر (نسيم) فانه يقتل و حكمه عند الامة (اى فى اعتقاد جميع المسلمين (نسيم) القتل (وجوبا بلاتردد (نسيم) كالزنديق

(شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۸۔الصارم المسلول صفحہ ۵۲۶)

''یعنی جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کو سب بکا یا گالی دی یا آپ کو عیب لگایا آپ کی تنقیص کی (جیسا کہ یہ کہنا کہ حضور سے تو فلاں زیادہ علم والا ہے یا زیادہ عقل والا ہے) بیشک وہ قتل کیا جائے گا۔تمام امت کے نزدیک سب مسلمانوں کے اعتقاد میں زندیق کی طرح اس کا بلاتردد قتل کرنا واجب ہے۔''

۸۔امام قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

قال بعض علمائنا اجمع العلماء على ان من دعا على نبى من الانبياء بالويل او بشئى من المكروه انه يقتل بلا استابة۔ (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۹۔الصارم المسلول صفحہ ۵۲۶)

''یعنی ہمارے بعض علماء نے فرمایا کہ تمام علماء کا اس بات پر اجماع واتفاق ہے کہ جس نے انبیاء کرام میں سے کسی نبی پر ہلاکت یا کسی مکروہ چیز کی دعا کی وہ بلا طلب توبہ قتل کیا جائے گا۔''

۹۔امام ابن عتاب مالکی نے فرمایا۔رحمہ اللہ تعالیٰ

الكتاب والسنة موجبان ان من قصد النبى صلى الله عليه وسلم باذى او نقص معرضا او مصرحاوان قل فقتله واجب فهذا الباب كله مما عده العلماء سبا او تنقصا يجب قتل قائله لم يختلف فى ذلك متقدمهم ولا متاخرهم الخ (شفاء شريف ج۲ ص ۲۱۱ الصارم المسلول لابن تيميه صفحه ۵۲۷ آخری جملے)

''قرآن وحدیث اس بات کو واجب کرتے ہیں کہ جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایذا کا ارادہ کرے اور آپ کی تنقیص کرے اشارۃً یا صراحۃً اگر چہ وہ توہین تھوڑی سی کیوں نہ ہو تو اس کا قتل کرنا واجب ہے اس باب میں جن جن چیزوں کو علماء کرام نے سب اور تنقیص میں شمار کیا بالاتفاق اس کے قائل کا قتل واجب ہے۔''

۱۰۔ وقد حکی ابوبکر الفارسی من اصحاب الشافعی اجماع المسلمین علی ان حد من سب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم القتل کما ان حد من سب غیرہ الجلد۔ وھذا الاجماع الذی حکاہ ھذا محمول علی اجماع الصدر الاول من الصحابۃ والتابعین او انہ اراد اجماعھم علی ان ساب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم یجب قتلہ اذا کان مسلمًا ...... و کذلک حکی عن غیر واحد الاجماع علی قتلہ وتکفیرہ۔ (الصارم المسلول لابن تیمیہ ص ۳)

''یعنی بے شک اصحاب شافعی سے امام ابوبکر فارسی نے اس بات پر اجماع مسلمین کی حکایت کی ہے کہ ساب نبی کی حد قتل ہے جیسا کہ غیر نبی کے ساب کی حد کوڑے لگانا ہے۔ یہ جس اجماع کی حکایت نقل کر رہے ہیں یہ اجماع صدر اول یعنی صحابہ وتابعین کے اجماع پر محمول ہے یا انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ ساب نبی اگر مسلمان ہو تو اس کے قتل کے وجود پر اجماع ہے اور اسی طرح بہت سے آئمہ وعلماء نے گستاخ نبی کے قتل وتکفیر پر اجماع نقل کیا ہے۔''

۱۱۔ وقال الامام اسحق بن راھویہ احد الائمۃ الاعلام اجمع المسلمون علی ان من سب اللّٰہ اوسب رسولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم او دفع شیئا مما انزل اللّٰہ عزوجل انہ کافر بذالک وان کان مقرًّا بکل ما انزل اللّٰہ اھ (الصارم المسلول صفحہ ۳۔۴)

''یعنی امام اسحٰق بن راہویہ (جو ائمہ اعلام سے ہیں) نے فرمایا کہ اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جس نے اللہ کو یا اس کے رسول کو سب بکا یا اللہ تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے سے کسی چیز کو دفع کیا یا انبیاء سے کسی نبی کو قتل کیا وہ کافر ہے اگر چہ وہ تمام اللہ کے نازل کیے ہوئے کا اقراری ہو''۔

۱۲۔ابن تیمیہ نے لکھا ہے:۔

ان الساب ان کان مسلما فانه یکفر ویقتل بغیر خلاف وهو مذهب الائمة الاربعة وغیرهم۔

''یعنی بے شک اگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب بکنے والا مسلمان کہلاتا ہو وہ اس سب کی وجہ سے کافر ہو جائے گا اور بلا خلاف اس کو قتل کیا جائے گا۔یہی ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد) وغیرہم کا مذہب ہے (الصارم المسلول صفحہ ۴)

۱۳۔ واما اجماع الصحابة فلان ذلک نقل عنهم فی قضایا معددة ینتشر مثلها ویستفیض ولم ینکرها احد منهم فصارت اجماعا۔ (الصارم المسلول ص ۲۰۰)

''یعنی اس مسئلہ پر اجماع صحابہ کا ثبوت یہ ہے کہ ان سے یہ بہت سے فیصلوں میں منقول ہے اور ایسی بات منتشر اور مشہور ہو جاتی ہے۔لہٰذا ان صحابہ میں سے کسی نے بھی اس پہ انکار نہ کیا۔لہٰذا یہ اجماع ہو گیا''۔

یہاں تک تو اس مسئلہ پر اجماع کی عبارات تھیں۔اگرچہ ان کے ضمن میں حنفی، مالکی، شافعی حنبلی سب آ گئے۔پھر وضاحت سے ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مذہب بھی نقل ہو چکا لیکن مزید وضاحت کے لئے صرف ائمہ وعلماء احناف کی نقول سے اس مسئلہ پر اور روشنی ڈالتا ہوں۔

۱۴۔قاضی الشرق والغرب صاحب ابی حنیفہ الامام الحافظ الحجہ قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم متولد ۱۱۳ھ متوفی ۱۸۲ھ ارشاد فرماتے ہیں:۔

ایما رجل مسلم سب رسول الله صلی الله علیه وسلّم او کذبه او عابه او تنقصه فقد کفر بالله و بانت منه زوجته۔

''جس مسلمان نے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب بکا یا آپ کی تکذیب کی یا آپ کو عیب لگایا یا آپ کی تنقیص (بے ادبی) کی تو بے شک اس نے اللہ تعالیٰ سے کفر کیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔''

(کتاب الخراج۔صفحہ ۱۸۲ للقاضی ابی یوسف فصل فی الحکم فی المرتد عن الاسلام۔ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۹۔تمہید الایمان لسیدنا اعلیٰ حضرت، حسام الحرمین صفحہ ۲۷)

۲/۱۵ محرر مذہب، صاحب ابی حنیفہ الامام الحافظ محمد بن الحسن الشیبانی متولد ۱۳۱ھ، ۱۳۵ھ متوفی ۱۸۹ھ صاحب ''مبسوط''

و ذکر فی الاصل (المبسوط) ان شتم النبی کفر

''نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالی دینا کفر ہے۔'' (شرح شفاللقاری جلد ۴ صفحہ ۳۲۸)

۳/۱۶۔ امام کبیر، مجتہد بے نظیر، فخر الدین ابوالمفاخر وابوالمحاسن حسن بن منصور المعروف قاضی خاں حنفی متوفی ۵۵۲ھ نے فرمایا:۔

(اذا) عاب الرجل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم فی شئی کان کافرا و کذا قال بعض العلماء لو قال لشعر النبی شعیر فقد کفر وعن ابی حفص الکبیر من عاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم بشعرۃ من شعراتہ الکریمۃ فقد کفر و ذکر فی الاصل ان شتم النبی کفر ولو قال جنّ النبی ذکر فی نوادر الصلوٰۃ انہ کفر

''اگر کسی نے کسی چیز میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عیب لگایا وہ کافر ہو جائے گا۔ اور اسی طرح بعض علماء نے فرمایا کہ اگر حضور کے بال کو بطریق تصغیر شعیر کہا تو کافر ہو گیا۔ امام ابوحفص کبیر سے منقول ہے کہ جس نے حضور کے مبارک بالوں سے کسی بال کو عیب لگایا وہ بے شک کافر ہے نوادر الصلوٰۃ میں مذکور ہے کہ جس نے کہا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پہ جنون طاری ہوا بے شک وہ کافر ہو گیا۔''

(فتاویٰ قاضی خان جلد ۴ صفحہ ۸۸۲ طبع نولکشور۔ شرح شفاللقاری جلد ۴ صفحہ ۳۲۸ نقلت عنہ۔)

۴/۱۷۔ چھٹی صدی کے امام مجتہد برہان الدین محمود بن صدر السعید حنفی صاحب ''محیط'' کا فتویٰ

وفی المحیط من شتم النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم او اھانہ او عابہ فی امور دینہ او فی شخصہ او فی وصف من اوصاف ذاتہ سواء کان الشاتم من امتہ او غیرھا و سواء کان من اھل الکتاب او غیرہ ذمیا کان او حربیا سواء کان الشتم او الاھانۃ او العیب صادرا عنہ عمدًا اوسھواً او غفلۃً او جدلاً او ھزلا فقد کفر خلودا بحیث ان تاب لم یقبل توبتہ ابدًا لا عند اللّٰہ ولا عند الناس و حکمہ فی الشریعۃ المطھرۃ عند المتاخرین المجتھدین

اجماعا وعند اکثر المتقدمین القتل قطعا ولایداهن السلطان و نائبہ فی حکم قتلہ۔

''یعنی محیط میں ہے کہ جس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالی دی یا آپ کی توہین (بے ادبی) کی یا آپ کو امور دینیہ میں عیب لگایا یا حضور کی ذات میں عیب لگایا یا اوصاف ذات میں سے کسی وصف میں عیب نکالا عام ازیں کہ گالی دینے والا آپ کی امت (اجابت) سے ہو یا نہ ہو اور عام اس سے کہ وہ اہل کتاب (یہود، نصاریٰ) سے ہو یا ذمی (اسلامی حکومت میں پناہ گیر کافر) ہو یا حربی (حکومت کفار میں ساکن کافر) ہو برابر ہے کہ گالی یا توہین یا عیب اس سے جان بوجھ کر ظاہر ہو یا بطور سہو یا بطور غفلت یا کھری کلام میں یا مذاقیہ انداز میں (بہر صورت) تحقیق وہ ابدی، دائمی کافر ہو گیا، اس طرح کہ اگر وہ توبہ کرے تو ہمیشہ ہمیشہ اس کی توبہ نہ عنداللہ مقبول ہو گی اور نہ عندالناس مقبول ہو گی۔ شریعت مطہرہ میں متاخرین مجتہدین کے نزدیک اجماعاً اور اکثر متقدمین کے نزدیک اس کا حکم یقیناً اس کو قتل کرنا ہے۔ بادشاہ اور اس کا نائب اس کے حکم قتل میں دخل اندازی نہ کرے۔''

خلاصۃ الفتاویٰ جلد ۴ صفحہ ۳۸۶۔ سیف النبی علیٰ ساب النبی مطبوعہ لاہور۔ صفحہ ۳۔

۵/۱۸۔ قال فی درر الاحکام اذ سبہ او واحدا من الانبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین مسلم فانہ یقتل حدا ولا توبۃ لہ اصلا سواء بعد القدرۃ علیہ والشھادۃ او جاء تائبا من قبل نفسہ کالزندیق لانہ حد واجب فلا یسقط بالتوبۃ ولا یتصور فیہ خلاف لاحد لانہ حد تعلق بہ حق العبد فلا یسقط بالتوبۃ کسائر حقوق الآدمیین وکحد القذف لا یزول بالتوبۃ بخلاف ارتداد فانہ معنی ینفرد بہ المرتد وھذا مذھب ابی بکر الصدیق والامام الاعظم والثوری واھل الکوفۃ (سیف النبی علی ساب النبی صفحہ ۴)

''یعنی درر الاحکام میں فرمایا جب (کوئی) مسلمان آں حضرت کو سب بکے یا انبیا میں سے کسی ایک کو تو اسے بطور حد قتل کیا جائے گا اور بالکل اس کی توبہ نامقبول ہو گی۔ عام اس سے کہ اس کی توبہ اس پہ گواہی مل جانے کے بعد ہو یا وہ خود بخود توبہ کرتا ہوا حاضر ہو وہ زندیق کی طرح ہے۔ قتل سے معافی اس لئے نہیں ملے گی کہ وہ قتل حد ہے واجب، تو وہ حد توبہ سے

ساقط نہ ہوگی اور اس میں کسی قسم کا خلاف متصور ہی نہیں۔ اس لئے کہ یہ قتل حد ہے۔ اس سے حق العبد متعلق ہے تو دیگر حقوق عباد کی طرح یہ بھی توبہ سے ساقط نہ ہوگا، جس طرح حد قذف توبہ سے زائل نہیں ہوتی۔ بخلاف ارتداد (مرتد ہونے) کے کیونکہ وہ ایک ایسا معنی و مفہوم ہے جس سے مرتد منفرد ہوتا ہے۔ یہی حضرت ابو بکر اور امام اعظم اور ثوری اور اہل کوفہ کا مذہب ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔''

۱۹/۶۔ اجمع المسلمون ان شاتمه صلى الله عليه وسلم كافر ومن شک فی عذابه و كفره كفر۔

''تمام مسلمانوں کا اس پہ اجماع ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالی دینے والا کافر ہے اور جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔''

(شفا شریف، بزازیہ۔ درر وغرر، فتاویٰ خیریہ وغیرہا۔ تمہید الایمان شریف صفحہ ۲۸ مع حسام الحرمین شریف لشیخ الاسلام مجدد الاتام الامام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۰/۷۔ والكافر(1) بسب نبی من الانبياء فانه يقتل حدا لاتقبل توبته مطلقا (ولو سب الله تعالىٰ قبلت لانه حق الله تعالىٰ والاول حق عبد لايزال بالتوبة) ومن شک فی عذابه و كفره كفر۔

''یعنی انبیاء کرام میں سے کسی نبی کے سب کی وجہ سے جو کافر ہوا اسے بطور حد قتل کیا جائے گا اور ہرگز ہرگز اس کی توبہ مقبول نہیں اور اگر اللہ کو سب کرے تو سب کی توبہ مقبول ہے اس لئے کہ وہ اللہ کا حق ہے اور پہلا عبد مقدس کا حق ہے وہ توبہ سے زائل نہ ہوگا) اور جو کوئی اس کے عذاب وکفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔''

(مجمع الانہر، در مختار، علی ہامش ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۷ واللفظ لہ، درر، بزازیہ، تمہید الایمان۔ صفحہ ۲۸)

۲۱/۸۔ فی الدرر نقلا عن البزازية وقال ابن سحنون المالكی اجمع المسلمون على ان شاتمه كافر و حكمه القتل ومن شک فی عذابه و كفره كفر۔

''درر میں بزازیہ سے منقول ہے کہ ابن سحنون مالکی نے فرمایا کہ مسلمانوں کا اس پہ اجماع

1۔ تنویر الابصار میں ہے: وكل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الكافر بسب نبی۔ ہامش ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۲۔۱۲ منہ

ہے کہ حضور کو گالی دینے والا کافر ہے اور اس کا حکم قتل ہے اور جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔" (ردالمحتار ملخصاً جلد ۳ صفحہ ۳۱۷) وہذا ایضاً مر۔

۹/۲۲۔ و کذا لو ابغضه بالقلب۔

"اسی طرح وہ بھی کافر و مرتد ہے جو آں حضرت سے قلبی بغض رکھے۔"

(فتح القدیر(1) جلد ۴ صفحہ ۴۰۷، اشباہ، درمختار علی ہامش ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۷ واللفظ منہ)

۱۰/۲۳۔ وفی فتاویٰ المصنف (ای صاحب تنویر الابصار) (الفیضی)

ویجب الحاق الاستهزاء والاستخفاف به لتعلق حقه ایضاً۔

"یعنی اور واجب ہے ٹھٹھے اور استخفاف آنحضرت کو اس سابقہ حکم) سے لاحق کرنا کیونکہ اس میں حضور کا حق متعلق ہے۔ (درمختار علی ہامش ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)

۱۱/۲۴۔ واذا كفر بسبه لا توبة له علی ما ذكر البزازی۔ (فتاویٰ مصنف تنویر الابصار، درمختار علی ہامش ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

"جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب کی وجہ سے کافر ہوا تو اس کی توبہ نامنظور ہے جیسا کہ بزازی نے ذکر کیا ہے۔"

۱۲/۲۵۔ من نقص مقام الرسالة بقوله بان سبه بفعله بان بغضه بقلبه قتل۔

(فتاویٰ مصنف تنویر الابصار، درمختار علی ہامش ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

"جس نے مقام رسالت کی تنقیص کی اپنے قول سے بایں طور کہ آں حضرت کو سب بکا یا اپنے فعل سے اس طرح کہ ان کو دل سے مبغوض جانا تو وہ بطور حد قتل کیا جائے گا۔"

۱۳/۲۶۔ وقد صرح فی النتف و معین الحکام و شرح الطحاوی و حاوی الزاهدی و غیرهما بان حکمه کالمرتد و لفظ النتف من سب الرسول صلی الله علیه وسلم فانه مرتد و حکمه حکم المرتد ویفعل به ما یفعل بالمرتد۔ درمختار علی ہامش ردالمحتار جلد

1۔ لفظہٗ۔ کل من ابغض رسول الله صلی الله علیه وسلّم بقلبه کان مرتدا فالسباب بطریق اولی ثم یقتل حدا عندنا فلاتعمل توبته فی اسقاط القتل قالوا هذا مذهب اهل الکوفة ومالک و نقل عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه الخ ومر عن نقل المظهری ۱۲ منه

۳ صفحہ ۳۱۹ (1)وھکذا نقل الخیر الرملی رد جلد ۳ صفحہ ۳۱۹)

''یعنی تنف اور معین الحکام اور شرح الطحاوی وحاوی الزاہدی وغیرہا میں اس کی تصریح ہے کہ ساب نبی کا حکم مرتد ہی کی طرح ہے۔ تنف میں ہے کہ جس نے رسول کو سب بکا بیشک وہ مرتد ہے اور اس کا حکم مرتد کے حکم کی طرح ہے اور اس کے ساتھ وہ کیا جائے گا جو مرتد کے ساتھ کیا جاتا ہے۔''

حنفیوں کی کتابوں سے ذمی (اسلامی مملکت میں پناہ گزین کافر) شاتم النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم۔

۱۴/۲۷۔ویؤدب الذمی ویعاقب علی سبہ دین الاسلام او القران او لنبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم ..... قال العینی واختیا ری فی السب ان یقتل اھ و تبعہ ابن الھمام قلت وبہ افتی شیخنا الخیر الرملی۔و نقل المقدسی ما قالہ العینی ثم قال وھو مما یمیل الیہ کل مسلم۔ردالمحتار......وبہ افتی المفتی ابو سعود مفتی الروم بل افتی بہ اکثر الحنفیۃ......والحق انہ یقتل عندنا اذا اعلن بشتمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صرح بہ فی سیرالذخیرۃ حیث قال واستدل محمد لبیان قتل المراۃ اذا اعلنت بشتم الرسول بما روی ان عمر بن عدی لما سمع عصماء بنت مروان توذی الرسول فقتلھا لیلاً مدحہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم علیٰ ذلک انتھی فلیحفظ در۔ ذکرہ (الامام محمد) فی السیر الکبیر فیدل علی جواز قتل الذمی المنھی عن قتلہ بقعدۃ الذمۃ اذا اعلن بالشتم ایضا واستدل لذلک فی شرح السیر الکبیر بعدۃ احادیث منھا الخ (درمختار وردالمحتار ملخصاً جلد ۳ صفحہ ۳۰۵، ۳۰۶)

''یعنی ذمی اگر دین اسلام یا قرآن یا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب کہے تو اسے عقاب دیا جائے گا زدوکوب کیا جائے گا۔ امام عینی نے فرمایا بصورت سب میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ اس ذمی کو قتل کیا جائے۔ امام ابن ہمام نے بھی ان کا اتباع کیا۔ صاحب درمختار فرماتے

1۔ قال ابن الھمام وبالجملۃ فقد ضم الی تحقق الایمان اثبات امور الاخلال بھا اخلال بالایمان اتفاقاً کترک السجود لصنم وقتل نبی او الاستخفاف بہ او بالمصحف او الکعبۃ وکذا مخالفۃ ما اجمع علیہ۔
شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۹۱، ۱۲ منہ

ہیں کہ ہمارے شیخ رملی نے بھی یہی فتویٰ دیا (کہ وہ قتل ہو) مقدسی نے امام عینی کا قول نقل کر کے فرمایا کہ یہ (حکم قتل) ایسی بات ہے کہ ہر مسلمان اسی کی طرف میلان کرے گا۔ مفتی ابو سعود، مفتی روم بلکہ اکثر حنفیوں نے اسی پر فتویٰ دیا۔ اور ہمارے نزدیک حق یہی ہے کہ اس (ذمی) کو قتل کیا جائے جب کہ وہ علی الاعلان آنحضرت کو سب وشتم کرتا ہو۔ سیر الذخیرہ میں بھی اس کی تصریح کی ہے۔ اس طرح کہ فرمایا امام محمد نے اس عورت کے قتل کے بیان میں جو علی الاعلان حضور کو گالی دے اس روایت سے استدلال کیا کہ عمر بن عدی نے جب عصماء سے حضور کی ایذاء کو سنا تو اسے رات کو قتل کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر اس کی تعریف کی۔ اس کو امام محمد نے سیر کبیر میں ذکر فرمایا۔ اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ ذمی (جس کو بوجہ عہد ذمہ کے قتل سے امان مل چکی) جب علی الاعلان بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب وشتم کرے اس کا قتل کرنا جائز ہے اور شرح سیر کبیر میں اس کے قتل کے جواز پر بہت سی حدیثوں سے استدلال کیا۔"

۲۸/۱۵۔ فلوا علن (الذمی) بشتمه عليه الصلوٰة والسلام او اعتاده قتل ولو امراة به يفتي اليوم.

(در منتقی۔ ردالمحتار جلد ۳۔ صفحہ ۳۰۴)

"یعنی پس اگر ذمی علی الاعلان حضور کو گالی دے یا اس گالی دینے کو عادت بنائے تو اس کو قتل کیا جائے گا اگرچہ عورت ہی کیوں نہ ہو آج کل اسی پہ فتویٰ ہے۔"

۲۹/۱۶۔ امام محقق ابن الہمام نے ارقام فرمایا:۔

والذی عندی ان سبه صلى الله عليه وسلم اونسب ما لا ينبغى الى الله تعالىٰ ان كان مما لا يعتقدونه كنسبة الولد الى الله تعالىٰ وتقدس عن ذلک اذا اظهره يقتل به وينتقض عهده،

(فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۳۸۱۔ تفسیر مظہری، جلد ۴ صفحہ ۱۹۱)

"یعنی میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ ذمی نے اگر حضور کو سب بکا یا غیر مناسب چیز کو اللہ کی طرف منسوب کیا۔ اگر وہ ان کے معتقدات سے خارج ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی طرف ولد کی نسبت۔ جب ایسی چیزوں کو ظاہر کرے گا تو وہ اس وجہ سے قتل کیا جائے گا اور اس کا عہد ٹوٹ جائے گا۔"

۱۷/۳۰۔وفي الفتاویٰ من مذهب ابي حنيفة ان من سب النبي صلی اللّٰه عليه وسلم يقتل ولا يقبل توبته سواء كان مؤمنا او كافرا و بهذا يظهر انه ينتقض عهده ويؤيد ه ماروی ابو يوسف عن حفص بن عبداللّٰه بن عمر ان رجلا قال له سمعت راهبا سب النبي صلی اللّٰه عليه وسلم فقال له لو سمعته لقتلته انا لم نعطهم العهو د علی هذا"۔

"یعنی مذہب ابی حنیفہ کے فتاویٰ میں ہے کہ جس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب بکا وہ قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ مقبول نہیں، برابر ہے کہ وہ مومن ہو یا کافر ہو، اس سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ بوجہ سب نبی ذمی کا عہد ٹوٹ جاتا ہے، اور اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ امام ابو یوسف حضرت حفص سے راوی ہے کہ ایک مرد نے ان سے کہا کہ میں نے ایک راہب سے سنا کہ وہ حضور کو گالی دیتا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا اگر میں اس سے آقا کے حق میں گالی سنتا تو میں اسے قتل کر دیتا ہم نے ان ذمیوں کو اس بات پر عہد و امان نہ عطا کی۔ وہ سب بکتے رہیں۔" (تفسیر مظہری جلد ۴ صفحہ ۱۹۱، فتح القدیر جلد ۴ صفحہ ۳۸۱)

گستاخ نبی پہ یہ فتویٰ کفر عام ہے۔ کسے باشد، زید، عمر، خالد، بکر، محمود، عالم، جاہل، مولوی، پیر، مدرس، بانی دارالعلوم، کثرت طلباوالا، کثرت مریدین والا جس سے بھی نبی کی بے ادبی، گستاخی و تنقیص تقریراً تحریراً صادر ہو وہ کافر ہے، مرتد ہے۔ دائرہ ایمان سے خارج ہے، واجب القتل ہے بعض لوگ اس شرعی فتویٰ کو اپنے گستاخ و بے ادب مولویوں سے ٹالتے ہیں یا توہینی عبارات کو سینہ زوری سے توہینی نہیں سمجھتے۔ یا صریح توہینی عبارتوں میں تاویلیں کرتے ہیں۔ لہٰذا آئمہ عظام کی بطور نمونہ چند عبارتیں پیش کرتا ہوں جن سے پتہ چلے گا کہ گذشتہ مسلمان اس فتویٰ میں تفریق نہ کرتے تھے بلکہ جن عالموں، فقیہوں سے ایسے کلمات ایسی بکواس ظاہر ہوتی فوراً شرعی حکم نافذ کرتے اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ کن کن باتوں تک یہ فتویٰ تکفیر نافذ ہوا۔ آج کل ہر منہ پھٹ بکواسی شان نبوت میں دن رات کلمات کفریہ بک دیتا ہے۔

ذکر رو کے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں امت رسول اللہ کی

اور آئمہ کی عبارات توہینی و تنقیصی کلمات کا نمونہ

۳۱/۱۸۔ قال الامام احمد کل من شتم النبی علیه الصلوٰة والسلام اوتنقصه مسلما کان او کافرا فعلیه القتل(1) و اری ان یقتل ولا یستتاب۔ (الصارم المسلول صفحہ ۵۲۵)

"امام احمد نے فرمایا ہر وہ شخص کہ جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالی دی یا آپ کی تنقیص کی، مسلمان ہو یا کافر اس کا قتل کرنا لازم ہے اور میں یہ دیکھتا ہوں کہ وہ قتل کیا جائے اور اس کی توبہ مقبول نہ ہو۔"

۳۲/۱۹۔ قال ابن القاسم عن مالک، من سب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قتل و لم یستتب قال ابن القاسم اوشتمه اوعابه او تنقصه فانه یقتل کالزندیق وقد فرض اللّٰه توقیره۔

(الصارم المسلول صفحہ ۵۲۶۔شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۸)

"ابن القاسم امام مالک سے راوی کہ آپ نے فرمایا جس نے حضور کو سب بکا وہ قتل کیا جائے گا اور اس کی توبہ نامقبول ہوگی۔ ابن قاسم نے فرمایا۔ حضور کو گالی دی یا عیب لگایا یا تنقیص کی بے شک وہ قتل کیا جائے گا زندیق کی طرح۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضور کی توقیر و تعظیم (ہم پر) فرض کی ہے۔"

۳۳/۲۰۔ وکذلک قال مالک فی روایة المدینین عنه من سب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم او شتم او عابه اوتنقصه قتل مسلما کان او کافرا ولا یستتاب۔

(الصارم المسلول صفحہ ۵۲۶، شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۸)

"یعنی اسی طرح فرمایا امام مالک نے بروایت مدنیین کہ جس نے حضور کو سب کیا یا آپ کو گالی دی عیب لگایا یا آپ کی تنقیص کی وہ قتل کیا جائے گا۔ مسلمان ہو یا کافر اور اس کی توبہ نا منظور ہے۔"

۳۴/۲۱۔ وروی ابن وهب عن مالک من قال ان رداء(2) النبی

---

1. اجراء هذا الحکم علی الولاة لا علی العوام نعم من سمع باذنیه من فم المتنقص تنقیصا فی حقه علیه الصلوٰة والسلام فلم یصبر وقتله یکون ماجورا عنداللّٰه ورسوله ۱۲ فیضی عفی عنه
2. ویروی ذوالنبی صلی اللّٰه علیه وسلّم ۔ ۱۲ منه

صلى الله عليه وسلّم وروى۔ برده، وسخ و اراد به عيبه قتل(1)۔

(الصارم المسلول صفحہ ۵۲۶، شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

''ابن وہب نے امام مالک سے روایت کی کہ فرمایا جس نے کہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چادر (یہی حکم ہے حضور کے ہر کپڑے اور ہر عضو کا) میلی ہے اور اس سے حضور کے عیب کا ارادہ کیا وہ قتل کیا جائے گا'' علامہ خفاجی حنفی نے فرمایا کہ اگر عیب کا ارادہ نہ ہو تب بھی۔

۳۵/۲۲۔ لاينبغي ذكر مثله وروايته عند العوام ولهذا افتى بعض علماء العصر فيمن قال انه كان يدهن حتى كان ثيابه ثياب زيات، مع انه مروى في الشمائل۔ (نسیم الریاض جلد ۴ صفحہ ۳۴۱)

''اس جیسی چیزوں کا ذکر کرنا اور عوام کے سامنے ان کا روایت کرنا درست نہیں، اس لئے بعض علماء زمانہ نے اس شخص کے حق میں فتویٰ (کفر قتل) دیا کہ جس نے کہا کہ حضور اتنا تیل لگاتے تھے کہ ان کے کپڑے تیلی کے کپڑوں کی طرح ہوتے باوجود اس کے کہ یہ حضور کے شمائل میں مروی ہے۔''

۳۶/۲۳۔ وكذلك ابوحنيفة واصحابه فيمن تنقصه (اي نسب له صلى الله عليه وسلّم نقصا دون السب۔ن۔بشني ينقصه۔ق) او برئ منه (اي تبرا منه بان قطع مودته ومحبته عليه الصلوة والسلام) او كذبه انه مرتد وكذلك قال اصحاب الشافعي كل من تعرض رسول الله صلى الله عليه وسلم بما فيه استهانة فهو كالسب الصريح فان الاستهانة بالنبي كفر۔ (الصارم المسلول صفحہ ۵۲۷ وفی الشفاء شرحہ حکی الطبرانی الخ۔ شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۷۔ نسیم الریاض جلد ۴ صفحہ ۳۳۷۔ وروی الطبرانی مثلہ عن ابی حنیفہ و اصحابہ الخ ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۸۔)

''اور اسی طرح فرمایا امام ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب نے اس شخص کے بارہ میں جس نے حضور کی تنقیص کی کسی قسم کا نقص آپ کی طرف منسوب کیا یا (آپ کی مودت اور محبت سے) بری ہوا یا آپ کے کسی قول کی تکذیب کی کہ بے شک وہ مرتد ہے۔ اور اسی طرح

1۔ وكذا حكم ازاره وسائر دثاره وشعاره واعضائه واشاره۔ شرح الشفا للقاری ۱۲ منه

اصحاب شافعی نے فرمایا کہ ہر وہ کہ جس نے تعریضاً (اشارۃ) ایسی بات کی کہ جس میں حضور کی توہین ہے تو وہ سب صریح کی طرح ہے کیونکہ نبی کی توہین کفر ہے۔''

۳۷/۲۴۔ وفی المبسوط عن عثمان بن کنانة من شتم النبی صلی اللّٰہ علیه وسلّم من المسلمین قتل او صلب حیا ولم یستتب والامام مخیر فی صلبه حیا او قتله۔ (شفا شریف جلد ۲۔ صفحہ ۲۰۸)

''مبسوط میں عثمان بن کنانہ سے مروی ہے کہ جس نے مسلمانوں سے حضور کو گالی دی وہ قتل کیا جائے گا یا زندہ سولی دیا جائے گا اور اس کی توبہ نا مسموع ہوگی اور امام کو اس کی سولی دینے اور قتل کرنے میں اختیار ہے جو چاہے کرے۔''

۳۸/۲۵۔ وفی کتاب محمّد اخبرنا اصحاب مالک انه قال من سب النبی صلی اللّٰہ علیه وسلّم او غیره من النبیین من مسلم او کافر قتل ولم یستتب۔ (شفا شریف جلد ۲۔ صفحہ ۲۰۸)

''امام محمد کی کتاب میں ہے کہ ہمیں اصحاب امام مالک نے خبر دی کہ انہوں نے فرمایا کہ جس نے حضور کو یا کسی نبی کو گالی دی مسلمان ہو یا کافر ہو وہ بغیر طلب توبہ کے قتل کیا جائے گا۔''

۳۹/۲۶۔ وقال اصبغ (المالکی الامام المعروف نسیم) یقتل علی کل حال اسر ذلک او اظهره ولا یستتاب لان توبته لا تعرف۔ (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

''یعنی امام اصبغ مالکی نے فرمایا (وہ گستاخ نبی) بہر حال قتل کیا جائے گا چاہے اس گستاخی کو چھپائے یا ظاہر کرے۔ اس سے توبہ نہ طلب کی جائے کیونکہ اس کی توبہ غیر معتبر ہے۔''

۴۰/۲۷۔ وقال عبد اللّٰہ بن عبدالحکم (الفقیه المصری ثقه۔ نسیم) من سب النبی صلی اللّٰہ علیه وسلّم من مسلم او کافر قتل ولم یستتب۔

''حضرت عبداللہ فقیہ مصری نے فرمایا کہ جس نے حضور کو گالی دی مسلمان ہو یا کافر وہ بغیر طلب توبہ کے قتل کیا جائے گا۔'' (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

۴۱/۲۸۔ مذهب مالک واصحابه ان من قال فیه مافیه نقص قتل دون استتابة۔ (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۱)

''امام مالک اور ان کے اصحاب کا مذہب اس شخص کے بارہ میں کہ جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں وہ بات کی کہ جس میں نقص ہے بغیر طلب توبہ کے قتل کرنا ہے۔

اتمام حجت کے لئے فریق مخالف کے معتمد ترین ابن تیمیہ کی گواہی

۴۲/۲۹۔ وقد اتفقت نصوص العلماء من جميع الطوائف علىٰ ان التنقص له كفر مبيح الدم۔ (الصارم المسلول صفحہ ۵۲۷)

''ہر گروہ کے علماء کی نصوص اس پہ متفق ہیں کہ حضور کی تنقیص کفر ہے اور اس کے خون بہانے کو حلال کرنے والی ہے''۔

۴۳/۳۰۔ ان من سب النبی صلی اللّٰه علیه وسلّم من مسلم او كافر فانه يجب قتله۔ (الصارم المسلول صفحه۳)

''مسلمان یا کافر جس نے بھی حضور کو سب بکا تو اس کو قتل کرنا واجب ہے۔''

۴۴/۳۱۔ ان جرم الطاعن على الرسول صلی اللّٰه علیه وسلّم الساب له اعظم من جرم المرتد۔ (الصارم المسلول صفحہ ۱۱۷)

''حضور علیہ الصلوٰۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام پہ طعنہ کرنے والے اور آپ کو سب کرنے والے کا جرم مرتد کے جرم سے بہت بڑا ہے۔''

۴۵/۳۲۔ قال الزركشی كالسبكی انه لا يجوز ان يقال له عليه الصلوٰة والسلام فقير او(1) مسكين وهو اغنى الناس باللّٰه

(نسیم الریاض جلد ۴۔ صفحہ ۳۳۶)

''امام زرکشی نے امام سبکی کی طرح فرمایا کہ یہ جائز نہیں کہ حضور ﷺ کو فقیر یا مسکین کہا جائے حالانکہ آپ بہت بڑے غنی ہیں۔''

۴۶/۳۳۔ روى ان ابا يوسف ذكر انه عليه الصلوٰة والسلام كان يحب الدباء فقال رجل انا ما احبها فحكم بارتداده۔

(شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۸۶ او مرہذا)

''امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ انہوں نے ذکر کیا کہ حضور کدو کو پسند فرماتے تھے۔ تو ایک

---

1. قال العارف الفاضل العلامه عبدالعزيز الفراروى۔ مسئلة من الاحاديث مايخفى عن بعض الناس ومنها ماكان على النبی صلى اللّٰه عليه وسلّم من الفقر الاختيارى والعيش والخشن وما اصابه من اذى الكفار سيما يوم احد ا ه۔ كوثر النبی صفحه ۵۸۔ ۱۲ منه

مرد نے کہا میں اسے پسند نہیں کرتا۔ اس پر امام ابو یوسف نے یہ حکم دیا کہ وہ مرتد ہو گیا۔

۴۷/۳۴۔ واحتج ابراهیم بن حسین بن خالد الفقیه فی مثل هذا (ای تنقصه علیه الصلوٰة والسلام۔ ق) بقتل خالد بن ولید رضی الله عنه مالک بن نویرة لقوله عن النبی صلی الله علیه وسلّم صاحبکم۔ (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۸۔ نسیم الریاض جلد ۴ صفحہ ۳۳۸)

"حضرت ابراہیم فقیہ نے (گستاخ نبی کے کفر و قتل پر) اس بات سے استدلال کیا کہ حضرت خالد بن ولید نے مالک بن نویرہ کو محض اس لئے قتل کر دیا کہ اس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمہارے صاحب کہا۔"

۴۸/۳۵۔ وافتی ابوالحسن قابسی (شیخ الحدیث الزاهد العابد صاحب التصانیف الجلیلة فی الفقه والاصول عدیم النظیر ۴۰۳ھ نسیم جلد ۴ صفحه ۳۴۲) فیمن قال فی النبی صلی الله علیه وسلّم الحمال یتیم ابی طالب بالقتل (لما فیه من الاستخفاف والتحقیر)

(نسیم جلد ۴ صفحہ ۳۴۲۔ شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

شیخ الحدیث امام زاہد عابد عدیم النظیر امام ابوالحسن قابسی نے اس شخص کے قتل کرنے کا فتویٰ دیا کہ جس نے حضور کو حمال (بوجھ اٹھانے والا، کیونکہ حضور بازار سے خود سامان اٹھا لاتے تھے) ابوطالب کا یتیم کہا کیونکہ اس میں استخفاف و تحقیر ہے)"

۴۹/۳۶۔ وافتی ابو محمّد بن ابی زید بقتل رجل سمع قوما یتذاکرون صفة النبی صلی الله علیه وسلّم اذ مر بهم رجل قبیح الوجه واللحیة فقال لهم تریدون تعرفون صفته هی فی صفة هذا المار فی خلقته ولحیته قال ولا تقبل توبته وقد کذب لعنه الله ولیس یخرج من قلب سلیم الایمان۔ (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

"امام ابو محمد بن ابی زید نے اس مرد کے قتل کرنے کا فتویٰ دیا کہ جو اس قوم کی باتیں سننے لگا جو حضور کی صفت بیان کرتے تھے۔ اچانک ایک قبیح چہرے اور داڑھی والا ان پہ گذرا تو وہ مرد ان سے کہنے لگا کیا تم حضور کی صفت کی معرفت کا ارادہ رکھتے ہو۔ (انہوں نے کہا ہاں تو

اس مرد نے کہا) کہ حضور کی صفت (صورت) خلقت اور داڑھی اس گذرنے والے کی صفت میں ہے۔ نیز اسی امام نے فرمایا اس کی توبہ مقبول نہیں۔ اس لعنتی نے حضور کی سیرت کو گذرنے والے کی صورت کی طرح بتا کر جھوٹ بکا اور ایسی بات سالم الایمان کے دل سے نہیں نکل سکتی۔"

۳۸/۵۰۔ من قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اسود یقتل۔

(شفاشریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

"جس نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سیاہ تھے وہ قتل کیا جائے گا۔"

۳۹/۵۱۔ ایک ظالم عشر وصول کرنے والے نے ایک مرد کو ستایا کہ ٹیکس دے اور کہا بے شک میرے ظلم کی شکایت حضور سے کر دینا اور یہ بھی کہا کہ میں نے اگر سوال کیا ہے یا جاہل رہا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی (بعض امور سے بے خبر) جاہل رہے اور انہوں نے بھی سوال کیا۔

اس پر امام ابو عبداللہ بن عتاب نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا۔" **(شفاشریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)**

۳۸/۵۲۔ فقہاء اندلس نے ابن حاتم فقیہ مولوی طلیطلی کے قتل کرنے اور اسے سولی دینے کا حکم دیا۔ اس لیے کہ اس نے مناظرہ کے دوران حضور کو یتیم کہا اور حیدر کا سسر کہا اور گمان کیا کہ

ان زھدہ لم یکن قصدا ولو قدر علی الطیبات اکلھا۔

(شفاشریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)

"حضور کا زہد اختیاری نہیں تھا بلکہ اضطراری تھا اور اگر طیبات پر قدرت رکھتے کھاتے۔"

اس سے اس ملعون کا ارادہ زہد حضور میں طعنہ کرنا تھا ورنہ حضور کو قدرت و طاقت تو تھی کہ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارادہ کرتے اور چاہتے کہ مکہ کے پہاڑ سونا بن جائیں تو ہو جاتے۔

ھکذا قال القادری و الخفاجی الحنفیین۔ (نسیم ج ۴، صفحہ ۳۴۵)

۴۰/۵۳۔ ابراہیم فزاری ماہر علوم کثیرہ کو بھی گستاخی و بے ادبی کی وجہ سے فقہا قیروان نے شرعی حکم کی وجہ سے سولی پہ لٹکوایا اس کے پیٹ کو چھری سے چاک کرایا پھر اس کی نعش کو جلا دیا۔

مؤرخوں نے بیان کیا کہ لکڑی گھومی اور اس کا رخ قبلہ سے پھیر دیا۔ یہ سب کے لئے نشانی تھی تو سب نے اللہ اکبر کہا۔ پھر فوراً کتا اس کے خون کو چاٹنے لگا۔ یحییٰ بن عمر نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سچ فرمایا ہے کہ کتا مسلمان کا خون نہیں چاٹے گا۔ **(شفاشریف، جلد ۲۔ صفحہ ۲۱۰)**

۴۱/۵۴۔ جس نے کہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شکست دیئے گئے اسے توبہ کرائی جائے اگر توبہ کرے

تو خیر ورنہ وہ قتل کیا جائے گا۔" (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)

۴۲/۵۵۔ وکذلک اقول حکم من غمصہ اوعیرہ برعایۃ الغنم او السھو او النسیان او السحر او ما اصابہ من جرح او ھزیمۃ لبعض جیوشہ او اذی من عدوہ او شدۃ من زمنہ او بالمیل الی نسائہ فحکم ھذا کلہ لمن قصد بہ نقصہ القتل۔

(شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۱)

"اور اس طرح اس کا حکم بھی قتل کرنا ہے کہ جس نے حضور ﷺ کو بکریوں کے چرانے یا سہو یا نسیان یا جادو یا آپ کو جو زخم پہنچے یا آپ کے بعض لشکر کو جو شکست پہنچی یا آپ کے دشمن کی طرف سے ایذا پر یا شدت زمن کی وجہ سے یا ازواج مطہرات کی طرف میلان کی وجہ سے آپ پر عیب لگایا اور ان چیزوں سے حضور کے نقص کا ارادہ کیا۔"

۴۳/۵۶۔ من شتم ملکًا او ابغضہ فانہ یصیر کافرا کما فی الانبیاء ومن ذکر الانبیاء اوملکابالحقارۃ فانہ یصیر کافراً۔

(تمہید ابوشکور سالمی صفحہ ۱۱۲)

"جس نے کسی فرشتہ کو گالی دی یا اس سے بغض رکھا، بے شک وہ کافر ہو جائے گا، جیسا کہ انبیاء کرام کے حق میں اس طرح کرنے سے کافر ہو جاتا ہے۔ جس نے انبیاء یا فرشتہ کا ذکر حقارت سے کیا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ صاف وصریح گستاخانہ کلمات میں تاویل، ہیرا پھیری نامقبول ہے۔

۴۴/۵۷۔ ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔

صاف وصریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ قبول نہ کیا جائے گا۔ (شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۲۰۹۔ ۲۱۰) الصارم المسلول صفحہ ۵۲۷، اکفار الملحدین للکشمیری صفحہ ۷۲۔ بحوالہ الحق المبین صفحہ ۱۶ السیدی وشیخی شیخ الحدیث رازی وقت حضرت قبلہ علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی دام فیضہ۔

۴۵/۵۸۔ ھو مردود عند قواعد الشریعۃ۔

(شرح شفا للقاری جلد ۴ صفحہ ۳۴۳)

"یعنی قواعد شرعیہ کی روشنی میں صاف وصریح لفظ (توہین) میں تاویل کرنا مردود ہے۔"

۴۶/۵۹۔ لا یلتفت لمثلہ ویعد ھذیانا۔ (نسیم الریاض للخفاجی الحنفی

جلد ۴۔صفحہ ۳۴۳)

''یعنی صاف (توہینی)لفظ میں تاویل وغیرہ کی طرف توجہ نہیں کی جاتی اور اس تاویل کو بکواس شمار کیا جاتا ہے۔''

۶۰/۴۷۔ والتاویل فی ضروریات الدین لا یدفع الکفر۔

''ضروریات دین میں تاویل کفر کو دفع نہ کرے گی۔''(خیالی صفحہ ۱۴۸ مع حاشیہ لشمس الدین احمد خیالی متوفی ۸۷۰ھ وعبدالحکیم سیالکوٹی متوفی ۱۰۷۰ھ

۶۱/۴۸۔ وھکذا قال شیخ الصوفیۃ الشیخ الاکبر محی الدین ابن العربی المتوفی ۶۲۸ھ، (الفتوحات المکیۃ جلد ۲ صفحہ ۸۵۷)

۶۲/۴۹۔ ان التاویل فی القطعیات لا یمنع الکفر۔

(اتحاف جلد ۲ صفحہ ۱۳ الوزیر یمانی)

''قطعیات میں تاویل کفر کو منع نہیں کرتی۔''

۶۳/۵۰۔ التاویل فی ضروریات الدین لا یقبل ویکفر المتاول فیھا۔ (اکفار الملحدین صفحہ ۵۷ للکشمیری وھو منھم)

''ضروریات دین میں تاویل قبول نہیں اور ان میں تاویل کرنے والا کافر ہو جائے گا۔''

۶۴/۵۱۔ التاویل الفاسد کالکفر۔ (اکفار الملحدین صفحہ ۶۱)

''فاسد تاویل کفر کی طرح ہے۔''

۶۵/۵۲۔ المدار فی الحکم بالکفر علی الظواھر ولا نظر للمقصود والنیات ولا نظر لقرائن حالہ۔ (اکفار الملحدین۔صفحہ ۷۳)

''یعنی حکم کفر کا دارومدار ظواہر پر ہوتا ہے۔ یہاں نہ نیت وارادہ درکار ہے اور نہ قرائن حال کا اعتبار۔''

۶۶/۵۳۔ وقد ذکر العلماء ان التھور فی عرض الانبیاء وان لم یقصد السب کفر۔ (اکفار الملحدین۔صفحہ ۱۷)

''علماء نے فرمایا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں جرات و دلیری کفر ہے اگرچہ توہین کا ارادہ نہ ہو۔''

۶۷/۵۴۔ قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ

من پیغام می برم یکفر۔(فصول عمادیہ)

''جس نے کہا میں رسول اللہ ہوں یا فارسی میں کہا میں پیغمبر ہوں اور اس سے ارادہ یہ کرے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں وہ کافر ہے۔''

(فتاویٰ خلاصہ۔جامع الفصولین۔فتاویٰ ہندیہ(واللفظ للاول' تمہید الایمان شریف لسید نا اعلیٰ حضرت صفحہ ۳۷)

۵۵/۶۸۔امام احمد بن سلیمان سے کسی نے سوال کیا کہ ایک شخص نے کہا ہے فعل اللہ برسول اللہ کذا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ سے ایسے ایسے کیا۔برا کلام ذکر کیا تو اس کو ڈانٹا گیا کہ کیا کہتا ہے، پھر اس نے پہلے سے بھی سخت کلام کیا اور کہا میں نے رسول اللہ سے مراد بچھو لیا تھا کیونکہ وہ لغوی معنی سے ''اللہ کا بھیجا ہوا ہے۔'' ایسے شخص کا کیا حکم ہے۔علامہ امام احمد نے فرمایا تو اس گواہی پر قائم رہ میں اس کو قتل کرنے اور اس کے ثواب میں تیرا شریک ہوں۔حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لئے کہ صریح لفظ میں ہیرا پھیری نہیں سنی جاتی بلکہ ظاہر پر حکم لگے گا''۔

اہل قبلہ کو کافر نہ کہنے کا مطلب

اصطلاح ائمہ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو۔ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر و مرتد ہے،ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔

في المواقف لا يكفر اهل القبلة الافيما فيه انكار ما علم مجيئه بالضرورة او المجمع عليه كاستحلال المحرمات اه.ولا يخفى ان المراد بقول علمائنا لا يجوز تكفير اهل القبلة بذنب ليس مجرد التوجه الى القبلة فان الغلاة من الروافض الذين يدعون ان جبريل عليه الصلوة والسلام غلط في الوحي فان اللّٰه تعالى ارسله الى علي رضي اللّٰه تعالىٰ عنه و بعضهم قالوا انه اله وان صلوا الى القبلة ليس بمؤمنين وهذا هو المراد بقوله صلى اللّٰه عليه وسلّم من صلى صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذلك مسلم اه

''یعنی موقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے مگر جب ضروریات دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علماء جو فرماتے ہیں

کہ کسی گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر روا نہیں اس سے نرا قبلہ کو منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں کہ جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی میں دھوکا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولیٰ علی کو خدا کہتے ہیں، یہ لوگ اگر چہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں مسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد ہے، جس میں فرمایا کہ جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے'' یعنی جب تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافی ایمان نہ کرے۔

مختصر شرح فقہ اکبر لعلی القاری صفحہ ۱۹۹ والتفصیل فی التمہید للمجدد البریلوی صفحہ ۲۸، ۲۹، ۳۷، ۳۸، ۳۹۔

''نبی کی توہین و گستاخی کا کفر ہونا ایسا اجماعی مسئلہ ہے کہ جس کی تقریباً ۱۳ عبارات اس فصل کے اول میں مذکور ہو چکی ہیں۔ لہٰذا گستاخ نبی قبلہ کی طرف رخ کرنے سے کفر و قتل سے نہ بچ سکے گا کیونکہ وہ اصطلاح آئمہ میں اہل قبلہ ہی نہیں۔

۹۹ وجہ کفر کی اور ایک اسلام کی، اس کے مطلب کی وضاحت

فقہاء کرام کے اس ارشاد کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جس میں ۹۹ باتیں کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی تو وہ مسلمان ہوگا، ورنہ یہود و نصاریٰ تو بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں، کیونکہ ایک بات (بلکہ کئی باتیں) ان کی تو ضرور اسلامی ہے، وجود خدا کے قائل ہیں۔ بہت سے کلاموں اور ہزاروں نبیوں اور قیامت، حشر، حساب وثواب وعذاب وغیرہ بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں۔ فقہاء کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو۔ اسے کافر نہ کہیں گے (شرح فقہ اکبر، صفحہ ۱۹۹)۔ لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو، اس میں تو تاویل غیر مقبول ہے۔ کما مر نیز توہین کا تعلق عرف عام اور محاورات اہل زبان سے ہوتا ہے۔ نیت کا عذر قابل قبول نہیں ہوتا۔ جیسا نمبر ۶۴ وغیرہ کی عبارات میں گذرا۔

خلاصۂ کلام۔ اس باب کی آیات و احادیث واقوال و فتاوی آئمہ، امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد وغیرہم فقہاء سے یہ بات روشن ہو چکی کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ادنیٰ قلیل سے قلیل توہین، تنقیص، گستاخی، بے ادبی کفر ہے، ارتداد ہے، توہین کرنے والے کو قتل کرنا واجب ہے۔ اس کے لئے دارین کی لعنت وعذاب ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس شرعی فتویٰ میں عالم اور غیر عالم کا فرق نہیں، سب کو شامل ہے اگر چہ کوئی کتنا بڑا عالم کہلاتا ہو۔ توہین نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

سے اس کی سب عبادتیں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، پڑھنا پڑھانا سب برباد ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صریح صاف توہینی اور بے ادبی کی عبارتوں میں ہیرا پھیری نہیں ہو سکتی تاویل نہیں ہو سکتی اور نہ وہ تاویل سنی جائے گی جو گستاخ بارگاہ نبوت والوہیت جہنم رسید ہو چکے ہیں، وہ تو جہنم میں پہنچ چکے۔ جو اس زمانہ کے برائے نام مسلمان منہ پھٹ، بے باک، نڈر، گستاخ و بے ادب ہیں۔ وہ اس بے ادبی کا انجام سوچیں اور نبی کی گستاخی سے باز آئیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ کریم بطفیل نبی رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مجھے اور میرے متعلقین کو بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ واہل بیتہ وسلم کی ساری امت کو اپنی اور اپنے حبیب پاک کی بے ادبی سے بچائے، ادب اور تعظیم کی توفیق عطا فرمادے اور ہمارے قلوب کو اپنی اور اپنے پیارے حبیب کی محبت سے مالا مال فرمادے اور ہمارا خاتمہ ایمان (1) پر ہو۔

استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیک

1۔ وینبغی التعوذ بھذا الدعاء صباحا ومساء (قال الشامی لم ار فی الحدیث ذکر صباحا ومساء بل فیہ ذکر ثلاثا) فانہ سبب العصمة من الکفر بوعد الصادق الامین صلی اللہ علیہ وسلم "اللّٰھم انی اعوذبک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم انک انت علام الغیوب"۔ (درمختار) وقال الشامی رواہ الحکیم الترمذی فی الزواجر ورواہ نحوہ احمد والطبرانی۔ (ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۳۱۶۔ ۱۲ منہ)